رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۷
ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانے والا اکیلا اخبار

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے تین روپیہ (صہ)
ششماہی ” ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ)
سالانہ سرپرستوں سے دس روپیہ (عٹ)
” امراء سے پانچ روپیہ (صہ)
” ممالک غیر سے ۸ شلنگ

نور

اللہ اکبر
یہدی اللہ لنورہ من یشاء

ہر ماہ کی ۳ / ۱۷ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر شیخ محمد یوسف

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیاں اور برکات کا ذکر کرنا اور ... فضیلت ظاہر کرنا۔
... اشاعت اسلام کی ... ادا کرنا
... حملوں کا کامل اور صحیح جواب دینا
... اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنا

KHILAFAT LIBRARY

نمبر ۱۵ | اخبار نور قادیان ۱۷ ار مئی سنہ ۱۹۲۹ء مطابق ۷ ذوالحجہ سنہ ۱۳۴۷ھ | جلد ۲۰

قرآن پاک کا ہندی ترجمہ کیسے مکمل ہو سکتا ہے

اسے ہر ایک خیر خواہ ملت بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں سے یہ ایک ناقابل عفو غلطی ہوئی۔ کہ انہوں نے آج تک ہندوستان کی دیسی زبانوں میں فرقان حمید کے تراجم شائع کرنے کے متعلق غیر معمولی سستی سے کام لیا حالانکہ غیر مسلموں کو قرآن پاک کی خوبیوں سے آگاہ کرنے اور تحریک ارتداد اور شدھی وغیرہ کو روکنے کیلئے یہ ایک ہی مؤثر ذریعہ تھا۔ کہ ہم ہندوؤں کی زبانوں میں فرقان حمید کے ترجمے شائع کر دیتے۔ باوجود بے سروسامانی اور قدم قدم پر حوصلہ شکنی کے میں نے محض اللہ کے کرم سے فرقان حمید کا گورکھی ترجمہ مکمل کر لیا اور مجھے امید ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ جلد ہی چھپ کر دوستوں کے ہاتھوں تک پہنچ بھی جائیگا۔

اب میں نے توکل علی اللہ قرآن پاک کے ہندی ترجمہ کا عزم کیا ہے۔ اور آپ جانتے ہیں۔ کہ ایسے کام قوم کی خاص توجہ کو چاہتے ہیں۔ یہ اکیلے دکیلے کا کام نہیں۔ میں نے دوستوں کے سامنے یہ تجویز رکھی تھی۔ کہ اگر نور کے تین سو اور خریدار پیدا ہو سکیں تو پھر اس قدر گنجائش نکل سکتی ہے۔ کہ میں اخبار کے لئے کوئی نائب ایڈیٹر رکھ کر اپنی سب توجہ فرقان حمید کے ہندی ترجمہ پر لگا سکوں کیونکہ اب میری صحت اس قابل نہیں۔ کہ میں ایک ہی وقت میں ایڈیٹری اور فرقان حمید کے ہندی ترجمہ کے کام کو جاری رکھ سکوں۔ مگر اس وقت تک دوستوں کی طرف سے بہت کم توجہ ہوئی ہے۔ صرف ایک صاحب نے ڈیڑھ سال کیلئے پانچ روپے ماہوار دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اگر ۹ صاحب ہمت اور پیدا ہو جائیں۔ تو پھر میں نائب ایڈیٹر رکھکر بخوشی فرقان حمید کے ہندی ترجمہ کو بفضل خدا اول تو ایک سال ورنہ حد ڈیڑھ سال میں مکمل کر سکتا ہوں۔

دوسری تجویز یہ ہے۔ کہ دوست غیر معمولی ہمت اور توجہ سے کام لیں۔ اور نور کے لئے مزید تین سو خریدار پیدا کر دیں اور میں نئے اور پرانے خریداروں کو کچھ عرصہ کیلئے یہ غیر معمولی رعایت دوں گا۔ کہ انہیں تین روپیہ کی قیمتی اور بہترین تبلیغی کتابیں دی جائیں گی۔ کتابوں کی فہرست اسی اخبار کے صفحہ ۵ پر ملاحظہ ہو۔ ان میں سے جونسی کتابیں آپ پسند کریں گے وہ نور کے نئے اور پرانے خریداروں کی مفت نذر ہوں گی۔ مگر محصولڈاک ۷ر بہر حال بذمہ خریدار ہوگا۔

اس سے بڑھ کر اور کیا رعایت ہو گی۔ یہ غیر معمولی رعایت میں اس لئے دے رہا ہوں۔ تاکہ دوست نہایت تن دہی سے نور کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ دیں۔ اور نور کا فنڈ اس قدر مضبوط ہو سکے۔ کہ میں کوئی نائب ایڈیٹر رکھ کر اپنی سب توجہ فرقان حمید کے ہندی ترجمہ پر دے سکوں۔ ہر ایک نئے یا پرانے خریدار کے نام سے کا وی پی ہوگا۔ اور وی پی وصول ہونے پر دوسرے روز ہی یہ انعامی کتابیں ان کی خدمت میں روانہ کر دیجائینگی۔ پرچہ کے وی پی کیساتھ کتابیں بھیجنے میں یہ ایک بھاری نقص ہے۔ کہ بعض لوگ وی پی واپس کر دیتے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ محصولڈاک ضائع جاتا ہے۔ آنے جانے میں کتابوں کی حیثیت اسقدر بگڑ جاتی ہے۔ کہ آئندہ انہیں کوئی خریدنا پسند نہیں کرتا۔

KHILAFAT LIBRARY

یا پھر دوست ہے بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ منی آرڈر پہنچنے پر فی الفور ان کے نام انعامی کتابیں اور اخبار جاری کر دیا جائے گا۔

دوسری صورت یہ ہے۔ کہ دوست نور بکڈپو کی کتابوں کا مکمل سٹ نصف قیمت پر خرید لیں۔ فہرست کتب اسی اخبار کے صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ ہو۔ یہ کتابیں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ کے لئے اپنے اندر لاثانی میٹیریل رکھتی ہیں۔ اور اب مکمل سٹ نصف قیمت پر مل رہا ہے۔ دوست نہ صرف خود ہی خریدیں بلکہ اپنے دوسرے دوستوں کو بھی اس کے لئے آمادہ کریں۔ اگر یہ سٹ تین سو کی تعداد میں فروخت ہو سکیں۔ تو پھر بھی میں اس قابل ہو سکتا ہوں۔ کہ کوئی نائب ایڈیٹر رکھ کر اپنی سب توجہ فرقان حمید کے ہندی ترجمہ پر لگا دوں۔ غرضیکہ یہ تین تجاویز ہیں۔ اول کم از کم ۹ ایسے صاحب دل دوست پیدا ہو جائیں جو ڈیڑھ سال کے لئے صہ ماہوار اس کار خیر کی تکمیل کیلئے دیں۔ اگر صاحب ہمت توجہ کریں۔ تو کوئی بڑی بات نہیں۔

دوسری تجویز ہے۔ کہ دوست توسیع اشاعت کیطرف خاص توجہ دیں اسکے عوض نئے اور پرانے خریداروں کو ۳ روپیہ کی کتابیں دیجائینگی۔ گویا دوسرے الفاظ میں نور انہیں مفت پڑیگا کیونکہ نور کی سالانہ قیمت بھی تین روپیہ ہی ہے۔ پرانے خریداروں کا نیوں کی نسبت زیادہ حق ہے۔ اس لئے انہیں بھی یہ تین روپیہ کی کتابیں مفت دیجائیں گی۔

تیسری صورت یہ ہے۔ کہ ہر ایک دوست نہ صرف خود ہی بلکہ اپنے دوستوں کو بھی پوری تن دہی سے آمادہ کرے کہ نور بکڈپو کی جملہ کتب کا مکمل سٹ نصف قیمت پر خرید لیں۔ اگر ان میں سے ایک تجویز بھی بار آور ہو سکے۔ یا جملہ ہر سہ تجاویز اس حد تک کامیاب ہو جائیں۔ کہ میرے پاس کم از کم نو سو ۹۰۰ روپیہ سرمایہ ہو سکے۔ تو میں ڈیڑھ سال کیلئے اخبار کے واسطے کوئی نائب ایڈیٹر رکھ کر فرقان حمید کا ہندی ترجمہ مکمل کر سکتا ہوں۔ دوستو! یہ کس قدر عظیم الشان خدمت اسلام کا کام ہے۔ جس کی اعانت کے لئے میں آپ کو بلا رہا ہوں۔ کیا آپ نہیں چاہتے۔ کہ اسلام کا بول بالا ہو۔ اور کروڑہا مخلوق جو قرآن پاک کی روحانی تعلیم اور بہترین گیان سے ناواقف بلکہ بد ظن ہے۔ وہ اس سے مستفیض ہو کر اسلام کی حلقہ بگوش ہو سکے۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ نہ چاہتے ہوں تو تمگے آؤ! اور ایک مجاہد کی اعانت کیلئے اپنا ہاتھ بڑھاؤ۔

آپ کے جواب کا منتظر۔ محمد یوسف ایڈیٹر نور

چیدہ خبریں

امرتسر ۸ رمئی ایک ٹائپ شدہ چٹھی جس پر سرخ جھنڈے کا نشان ہے۔ سردار بہادر سادھو سنگھ آنریری ای۔ اے۔ سی کو موصول ہوئی ہے۔ جس میں سردار صاحب سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی سرکار پرستانہ سرگرمیوں کو بند کریں۔ ورنہ انہیں قتل کیا جائے گا

شملہ ۸ رمئی مشہد سے متواتر جو افواہیں موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہرات پر ۱۳ رمئی کو بچہ سقہ کی طرف سے عبدالرحیم نے قبضہ کر لیا ہے۔ جبکہ مزار شریف جہاں سے عبدالرحیم کا ہرات پر کوچ شروع ہوا تھا۔ بدستور غلام نبی کے قبضہ میں ہے۔ کہ جو حال ہی میں ماسکو میں افغان وزیر تھا۔ جو اسے امان اللہ کے لئے اپنے قبضہ میں رکھے ہوئے ہے۔ پشاور میں افواہ ہے۔ کہ سردار علی احمد جان کا چھوٹا بیٹا میر احمد مارا گیا ہے۔ وہ غزنی کے ایک حملہ میں ہزارہ پارٹی کے ہمراہ تھا۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ امان اللہ کا صدر مقام مکر میں ہے،

کوہاٹ ۸ رمئی فقیر احمد خاں جسے کنگ امان اللہ نے اپنی سلطنت کے جنوبی حصہ کے محکمہ جنگلات کا انچارج مقرر کیا ہوا تھا۔ اور جو قندہار کو گیا ہوا تھا۔ واپس آ گیا ہے۔ اور اس نے سابقہ عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔ فقیر احمد خاں امان اللہ کی غزنی کی فتح کی تصدیق کرتا ہے۔ اور بیان کرتا ہے۔ کہ امان اللہ براستہ گردیز کابل کی طرف کوچ کر رہا ہے

بمبئی ۸ رمئی شہر میں قدرے سکون کی وجہ سے کرفیو آرڈر میں بھی ترمیم کر دی گئی ہے۔ مگر یہ حکم ۹½ بجے رات اور ۵ بجے صبح کے درمیانی گھنٹوں کے لئے بدستور نافذ ہے۔ کل جتنے کارخانے کھلے تھے۔ ان کی حالت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔

امرتسر ۷ رمئی۔ رائے صاحب لالہ نند لال صاحب منجندہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر نے ایک شخص بدری نارائن کو زیر دفعہ ۴۲۰ تعزیرات ہند فریب دہی کے جرم میں ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی ہے۔ ملزم نے ایک چٹھی مبلغ تین صد روپیہ میں بیمہ شدہ اپنے والد کو ارسال کی۔ مگر جب منزل مقصود پر پہنچنے پر چٹھی کھولی گئی۔ تو اس میں سے ردی کاغذ برآمد ہوئے

پورنیا کی خبر ہے۔ کہ موضع کشنی پور میں ایک عورت کے ایک مردہ بچہ پیدا ہوا ہے۔ جس کے صرف ایک ناک اور دو آنکھیں ہیں۔ اس عجیب بچہ کو دیکھنے کے لئے بہت سے لوگ ہسپتال میں آئے تھے۔

پشاور میں معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت نے مقامی حکومتوں کو اردو رسم الخط کو رومن رسم الخط سے تبدیل کرنے کے امکان پر رائے ظاہر کرنے کے لئے لکھا ہے۔ دیکھئے اردو یا فارسی رسم الخط کا کیا حشر ہوتا ہے۔

دہلی۔ دہلی کے نوز ائیدہ ہفتہ وار ہندی اخبار "کرانتی" پر اس جرم میں مقدمہ چل رہا تھا۔ کہ کرانتی کے کسی پرچہ میں ایڈیٹر کا نام چھپنے سے رہ گیا تھا۔ عدالت نے وکیل سرکاری کی بحث سننے کے بعد فیصلہ سنا دیا۔ اور ملزم کو چار سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

پشاور۔ کابل کے ارد گرد جنگ جاری ہے۔ اور مجروحین جوق در جوق کابل میں روزانہ داخل ہو رہے ہیں۔ کابل میں اشیائے خوردنی کی قیمتیں بڑی سرعت سے بڑھ رہی ہیں۔ اور اب ایک کابلی روپیہ میں صرف ۳ پاؤ گائے کا گوشت یا ۲ سیر آٹا ملتا ہے

کوئٹہ۔ شہزادی نور السراج ہمشیرہ شاہ امان اللہ خان دربار قندہار کے متعدد ارکان کی معیت میں ہرات سے براستہ مشہد و دزداب یہاں وارد ہوئی ہیں۔

پشاور۔ تیراہ کی سنی شیعہ آویزش کے سلسلہ میں تازہ ترین اطلاع یہ ہے۔ کہ فریقین نے تنازعہ کے تصفیہ کے لئے چیف کمشنر صوبہ سرحد سے مداخلت کی درخواست کی ہے۔

الکھ پورہ (حصار) ۳ رمئی یوم مئی کے موقع پر پندرہ دیہات کے نمائندوں نے ایک پنچائت میں فیصلہ کیا۔ کہ الکھ پورہ میں ایک سو دیہات کے نمائندوں کی پنچائت منعقد کی جائے۔ اور عدم ادائگی لگان کی ستیہ گرہ کا فیصلہ کیا جائے۔ کیونکہ مئی ادائگی لگان کا مہینہ ہے۔

میرٹھ جیل میں ہیضہ نمودار ہو جانے کی وجہ سے ملزمان سازش میرٹھ کو ڈیرہ دون جیل میں منتقل کر دیا گیا ہے جہاں ان کے ساتھ سپیشل قیدیوں کا سا سلوک ہو گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مباحثات ہمیں حقیقی کام سے دور لیجا رہے ہیں

KHILAFAT LIBRARY

آریوں نے مسلمانوں کی توجہ کو اصل کام سے پھیرنے کے لئے مسلمانوں کے خلاف بعض "منہ پھٹ" اوپدیشک مقرر کر رکھے ہیں۔ جن کا کام ہی یہ ہے۔ کہ وہ اپنی دریدہ دہنی سے مسلمانوں کو مشتعل کرتے رہیں۔ اور آئے دن مباحثات کا بازار گرم رہے اور مسلمانوں کی سب توجہ اس فضول کام پر خرچ ہو۔ اور دوسری طرف آریہ نہایت خاموشی مگر پوری تندہی کے ساتھ خام عقیدہ اور افلاس زدہ مسلمانوں کو ارتداد کے گھاٹ اتارتے ہیں۔ بھارت شدھی سبھا کے جنرل سیکرٹری کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ ۱۹۲۸ء میں سات ہزار خام عقیدہ مسلمانوں کو یہ سبھا شدھی کا شکار بنا چکی ہے۔ اس کے علاوہ اچھوت اقوام وغیرہ سے جو آریہ بنائے گئے ہیں۔ ان کا شمار الگ ہے۔ گو آریوں کا تمدن اس قابل نہیں ہوا۔ کہ یہ نو واردوں کو ہضم کر سکیں۔ مگر باوجود اس کمزور ہاضمہ کے پھر بھی میں ان کی ہمت کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اب رہا یہ امر کہ ان حالات میں مسلمانوں کو کونسی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ میرے نزدیک جہاں تک ہو سکے مباحثات سے کنارہ کشی اختیار کی جائے۔ کیونکہ آج کل کے مباحثات اخلاق۔ تہذیب اور سنجیدگی سے قطعی دور ہیں۔ اگر میں یہ کہوں کہ موجودہ طریق "بحث" نہیں۔ بلکہ "لحث" ہے۔ تو زیادہ موزوں ہوگا۔ شاید کسی شکی طبیعت میں یہ خیال گذرے۔ کہ میں اپنے سے بلا ٹالنے کے لئے ایسا لکھ رہا ہوں۔ مگر واقعات اس کی تائید میں نہیں ہیں۔ خود میں نے اگر سینکڑوں نہیں تو بلاشبہ بیسیوں مباحثات کئے ہوں گے۔ قادیان کا کرسچیئنزم اپنے اندر جو مشکلات رکھتا ہے۔ اسے ہر ایک واقف کار بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ نقطہ چینی کے لئے آپ اس آدمی کو بھی شیر ہی پائیں گے۔ بڑی مجلس میں مباحثہ کرنا تو الگ رہا۔ جو شاید پرائیویٹ مجلسوں میں بھی چند منٹ تسلسل سے گفتگو کا عادی نہ ہو۔ ایسی فضاء میں مباحثہ کرنا بہت مشکل ہے۔ اور پھر جب مدمقابل ایک چوٹی کا آدمی ہو۔ تو پھر خدا ہی عزت رکھے۔

بھائی گنگا سنگھ صاحب جو سکھوں میں چوٹی کے مناظر اور باحث مانے گئے ہیں۔ جو آج کل سکھ مشنری کالج امرتسر کے پرنسپل ہیں۔ چند سال ہوئے۔ یہ سکھوں کے سالانہ جلسہ پر قادیان آگئے۔ وہ خود مباحثہ کرنے کے لئے چنداں تیار نہ تھے۔ مگر بعض دوستوں نے انہیں بحث کے لئے مجبور کیا۔ اور خود ہی عجیب و غریب شرائط بھی طے کر دئے۔ ہر ایک مناظر کے ساتھ تین تین مددگار

سکھوں کا سالانہ جلسہ

تھا اُنکے

آپکے فائدہ کی بات

اس اخبار کے اول صفحہ کا مضمون بعنوان

"قرآن پاک کا ہندی ترجمہ کیسے مکمل ہو سکتا ہے"

ضرور ملاحظہ فرماویں۔ کیونکہ اس کے پڑھنے سے اخبار نور کے نئے اور پرانے خریداروں کو تین روپے کی کتابیں مفت ملیں گی۔

بہترین سے بہترین

وروان اور گیانی آگئے ہوئے تھے۔ بگر اس

طرف احمدی مناظر کو کون گورمکھی دان مدد دے سکتا تھا؟ اور پھر باوجود مدعی ہونے کے احمدی مناظر کو آخری تقریر سے محروم رکھا گیا۔ اور یہ شرائط طے کرنے والے بھی احمدی دوست ہی تھے۔ میرے سامنے اس وقت یہ شرائط آئے۔ یا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ اس وقت مجھے معلوم ہوا۔ کہ میں نے ان شرائط کے ساتھ بحث کرنی ہے۔ جب کہ بحث کے شروع ہونے میں شاید ہی ایک گھنٹہ ہو۔ میں نے ان شرائط پر اعتراض کیا۔ معقول پسند دوستوں نے اعتراف کیا۔ کہ واقعی شرائط آپ کے بہت خلاف ہیں۔ مگر پھر بھی میرے لئے یہی ارشاد تھا۔ کہ میں اس کڑوے گھونٹ کو نہیں بلکہ لبالب اس کڑوے پیالے کو شربت صندل سمجھ کر پی جاؤں۔

خیر میرے لئے سوائے اسکے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ کہ میں علیحدہ کوٹھڑی میں جا کر اللہ کے حضور گر جاؤں۔ اور رو رو کر دعا کروں۔ خود میری ہار اور جیت چنداں اثر نہیں رکھتی۔ مگر جب کان میں یہ آواز پہنچے۔ کہ احمدی ہار گئے۔ اس وقت احساسات پر جو چوٹ لگ سکتی ہے۔ اس کا دوسرا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ بہرحال ان شرائط کے بھاری بھرکم زنجیروں سے جکڑے ہوئے میں نے مباحثہ کیا۔ جو لگاتار چار گھنٹے جاری رہا۔ اور دوست دشمن سب کو اعتراف کرنا پڑا۔ کہ احمدی مناظر کو شاندار فتح ہوئی۔

میں نے شرائط کی زنجیروں میں۔ لاٹھیوں کے سائے میں جذبات کے ہیجان میں شدید سے شدید مشکلات میں بیسیوں ہی مباحثات کئے۔ اور خدا کے فضل سے نہ صرف ہر مباحثہ میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ بلکہ خود مدمقابل کو بھی داد تحسین دینی پڑی۔ آریوں کو تو رہنے دیجیئے۔ ان کی عادت ہو چکی ہے سکھ قوم کا جوش کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ مگر کیا کبھی میرا لیکچر تو الگ رہا۔ مباحثہ میں بھی خواب میں بھی شکایت پیدا ہوئی۔ اگر مباحثات کوئی خوبی کی چیز ہوتے۔ یا تبلیغ اسلام کا اچھا ذریعہ ہوتا۔ تو میں اسے کبھی بھی ترک نہ کرتا۔ تجربہ نے ثابت کر دیا۔ کہ موجودہ مباحثات روحانیت کے دشمن اور اخلاق کش ہیں۔ فریقین کو اپنے خیالات کی پچ ہو جاتی ہے۔ جہاں تک ہو سکے۔ ہمیں مباحثات کی طرف سے اپنی توجہ کو کم دینا چاہیئے۔ اور اس کی بجائے ٹھوس کام کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ ہمارے لئے اچھوت اقوام بلکہ خود ہندوؤں کی اعلیٰ اقوام میں بھی کام کا میدان وسیع ہے۔ ہندوؤں کا تمدن نہ صرف یہی کہ اچھوتوں کے لئے بہت تکلیف دہ ہے۔ بلکہ وہ بعض حالات میں اعلیٰ اقوام کے لئے بھی موجب ملال ہے۔ اگر ہم ان کی اس کمزور رگ کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ اور خاص تندہی سے اس میدان میں اتر آئیں۔ شروع شروع میں مقابلے بھی ہونگے۔ جدوجہد بھی مشکلات بھی۔ مگر آخر اسلام کا بہترین تمدن سخت سے سخت غذا کو بھی ہضم کر جائیگا۔ آریہ ہندو وغیرہ جو کام ایک روپیہ سے کر سکتے ہیں۔ ہم اسلام کے عمدہ تمدن اور بہترین روحانیت

KHILAFAT LIBRARY

کے طفیل وہی کام ہم ہی کر سکتے ہیں۔ اول تو تبلیغ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ خود جس روحانی چشمہ سے فیضیاب ہو دوسروں کو اس سے متمتع کرے۔ اور تبلیغ میں یہی اعلیٰ غرض ہمارے مدنظر ہونی چاہیئے۔ کہ دنیا کی جملہ مخلوق خدا کی فرمانبردار بن جائے۔ مگر طبائع مختلف ہوتی ہیں۔ کسی کو کوئی جذبہ ابھارتا ہے۔ اور کسی کو کوئی۔ اگر کسی کو یہ احساس اپیل نہیں کر سکتا تو پھر اُسے دوسری طرف نظر ڈالنی چاہیئے۔ کہ آئندہ ہندوستان کے سوراج کی باگ ڈور انہیں لوگوں کے ہاتھوں میں ہوگی جن کی کثرت ہوگی۔ ہندو پہلے ہی کثیر ہیں۔ مگر پھر بھی وہ اس پر مطمئن نہیں۔ اب وہ اپنی طرف سے شدھی کا ایسا چکر چلانا چاہتے ہیں۔ کہ اس شدھی کے مہا جال سے ایک بھی نہ بچ سکے مگر میرا یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ جب کبھی ہندوستان کو سوراج ملا۔ اس سوراج کی مشینری کا زبردست پرزہ وہی جماعت ہوگی۔ جن کے ساتھ اچھوت اقوام کا ٹڈی دل ہوگا۔ اور اچھوت اقوام کو اپنے اندر جذب کرنے کے لئے جس قدر اسلام اور اسلام کے تمدن میں سہولتیں ہیں۔ ایسی سہولتیں دوسری جگہ میسر آنی مشکل ہیں۔ لہٰذا اگر مسلمان ہندوستان میں اپنے شاندار مستقبل کے خواہش مند ہیں۔ تو انہیں یکدم مباحثات وغیرہ سے کنارہ کش ہو کر نہایت حُسن و خوبی اور خاموشی کے ساتھ اپنی سب توجہ ٹھوس تبلیغ کی طرف لگا دینی چاہیئے۔ اگر مسلمانوں نے اس طرف توجہ نہ کی۔ تو مجھے اندیشہ ہے۔ کہ آنے والا زمانہ ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کریگا۔ اور ہم اپنی حالت کو شاید بھیلوں اور گونڈوں سے بھی زیادہ زبون پائیں۔ خدا بھی انہیں کی مدد کرتا ہے۔ جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

شذرات

۲ جون کے جلسے

یہ ظاہر کرنے کیلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس پایہ کے نبی تھے۔ اور آپ نے بنی نوع انسان پر کس قدر احسانات عظیم کئے۔ ترقی اسلام قادیان کی طرف سے یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ ہندوستان کے مختلف بلاد میں ۲ جون کو اس غرض کے لئے جلسے کئے جائیں۔ یہ سب مسلمانوں کا مشترکہ کام ہے اس لئے مجھے توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ ہر مسلمان اس تقریب سعید میں بخوشی شامل ہوگا۔ بلکہ سکھوں۔ سناتنیوں۔ عیسائیوں اور آریوں کو بھی شمولیت اختیار کرنی چاہیئے۔ اسی طرح اگر غیر مذاہب سکھ سناتنی وغیرہ ایسی تقریبوں میں ہمیں دعوت دیں۔ تو ہمیں بھی بخوشی شامل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ باہمی میل ملاپ اور ایک دوسرے کے بزرگوں کے محاسن سے آگاہی بہت جلد ہندوستان کی موجودہ مکدر فضاء کو بدل کر امن و صلح کا کرہ ہوائی پیدا کر سکتی ہے۔ اور ہندوستان کی نجات امن میں ہی ہے

ایک نیکدل اور فرض شناس انسپکٹر پولیس کی تعیناتی

شیخ صالح محمد صاحب جو پہلے بھی ضلع گورداسپور میں کئی سال بحیثیت سب انسپکٹر پولیس قابل تعریف کام کر چکے ہیں۔ پھر آپ انسپکٹر ہو کر ضلع جہلم میں گئے۔ جہاں ان دنوں ڈکیتیوں کا بہت زور تھا۔ اور وہاں آپ نے پوری تندہی اور جاں فشانی سے بڑے لمبے تعاقب کے بعد ڈاکوؤں کو پکڑا۔ اور انہیں کیفر کردار کو پہنچایا۔ جس کے نتیجہ میں وہاں بہت جلد امن ہو گیا۔ اب آپ حال ہی میں بحیثیت سرکل انسپکٹر گورداسپور تشریف لائے ہیں۔ اور آپ نے چارج لینے کے بعد معاً ایسی تدابیر شروع کر دی ہیں۔ جو امید کہ بہت ہی جلد ڈکیتیوں اور چوری چکاریوں کا قلع قمع کر دیں گی۔ ایسے نیک دل اور فرض شناس افسر پر محکمہ جس قدر بھی فخر کرے کم ہے۔ اور میں اس اچھے انتخاب پر سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس گورداسپور کو مبارکباد دیتا ہوں۔

تو پھر یہ جوش و خروش کیوں؟

مولوی محمد علی صاحب نے راجپال کے قتل پر ایک ٹریکٹ لکھا۔ جس میں بجا طور پر انہوں نے آریوں کو یہ نصیحت کی۔ کہ "دوسروں کے بزرگوں کی توہین ایک ناپاک جذبہ ہے۔ اس کو ایک دفعہ نکال دیا جائے تو مسلمانوں کا جوش اس ناپاک جذبہ کے خلاف خود بخود ختم ہو جائے گا"۔ اس پر ۲۸ اپریل کا پرتاپ لکھتا ہے۔ کہ:۔

"بھولے محمد علی بھونچاتے ہیں۔ بزرگ صرف مسلمانوں کے ہی نہیں۔ دوسروں کے بھی ہیں"

پرکاش مغالطہ میں ہے۔ بزرگ اسی کا جس نے بزرگ سمجھا۔ اور اگر پرکاش کے نزدیک یہ درست ہے۔ اور وہ بزرگوں کو مشترکہ جائداد سمجھتا ہے۔ تو "پھر انیسویں صدی کے مہارشی" پر یہ واویلا اور شور و شر کیوں؟

آئے راہِ راست پر

ایک وقت تھا۔ کہ آریہ سماج کو اسلام میں کوئی خوبی نظر نہیں آتی تھی۔ اور دوسرے الفاظ میں اسلام انہیں نعوذ باللہ عیوب کا ہی مجموعہ دکھائی دیتا تھا۔ مگر وقت آیا۔ جب کہ آریہ سماج کی آنکھیں کھلیں۔ اور اب کہیں کہیں سے اسلام کے محاسن کی نسبت بھی آوازیں آنی شروع ہوئی ہیں۔ چنانچہ ۲۱ اپریل کے پرتاپ کا پولیٹیکل تھینکر لکھتا ہے کہ:۔

"میں نے قرآن کا جو تھوڑا بہت مطالعہ کیا ہے۔ اس کے حوصلہ پر قرآن کی دو آیات پیش کرتا ہوں۔ ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم۔ تم لوگ مت برا کہو۔ ان کو جن کی یہ مشرک لوگ تعظیم کریں۔ خدا تعالےٰ کے سوا۔ کیونکہ یہ مشرک لوگ بھی بُرا کہہ بیٹھیں گے اللہ تعالیٰ کی شان میں

دوسرا حوالہ قرآن سے ہے یا حدیث سے اس کے متعلق میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا۔ لیکن ایک مسلمان دوست کے بیان کے مطابق اسے یوں لکھا جا سکتا ہے۔ کہ تم بُرا نہ کہو دوسروں کے پتھروں کو۔ تا کہ وہ بُرا نہ کہیں تمہارے بزرگان دین کو اور پیغمبروں کو"

یہ تبدیلی نہایت مبارک ہے۔ اگر آریہ دوست اسی طرح خالی الذہن ہو کر اسلام کا مطالعہ کریں۔ تو انہیں اس میں ایسے ایسے محاسن نظر آئیں گے۔ جو ان کی دین و دنیا کی بہتری کا موجب ہونگے

سوامی پرکاشانند اسلام کی خوبیوں پر

سوامی پرکاشانند ہندو دنیا میں احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں آپ سنیاسی ہیں۔ آپ کی ایک نظم ۲۱ اپریل کے پرتاپ میں چھپی ہے۔ جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں:۔

"اسلام کا قاتل ہے وہ اک ننگ وطن ہے
جو کہتا ہے تلوار ہے اسلام کا منطق"
"فتوے یہ نہیں ہادیٔ اسلام کا ہرگز
یہ کار نمایوں ہے کسی بدنام کا منطق"

KHILAFAT LIBRARY

"آپس میں لڑو اور رہو غیر بکر بندے
ارشاد محمدؐ ہے نہ ہے رام کا منطق"

یہ تبدیلی نہایت مبارک ہے۔ اسی طرح اگر ہم تعصب سے الگ ہو کر دوسرے مذاہب پر نظر ڈالیں۔ تو ہم بہت جلد ایک دوسرے کے قریب ہو سکتے ہیں۔ اور ہندوستان کی مکدر فضا رخوشگوار صورت اختیار کر سکتی ہے۔

ہندو سبھا کے صدر کا اعتراف کہ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا

سورت میں ہندو مہاسبھا کا جو اجلاس حال ہی میں منعقد ہوا۔ اس کے صدر محترم جناب شری بیت راما نند چیٹرجی (ایڈیٹر ماڈرن ریویو) نے اپنے فاضلانہ خطبۂ صدارت میں فرمایا:-

"۱۹۱۱ء سے لے کر ۱۹۲۱ء تک صرف پنجاب میں چالیس ہزار ہندو مسلمان ہو گئے۔ اور ایک لاکھ بیس ہزار ہندو عیسائی ہوئے۔ مغربی بنگال میں ہندو ۵۲ فیصدی کم ہوئے"

ہندو دوستو! اب آپ ہی انصاف کیجئے۔ کہ ۱۹۱۱ء سے لے کر ۱۹۲۱ء تک کون جابر مسلمان بادشاہ ہندوستان پر چڑھ کر آیا۔ جس کی وجہ سے اس قدر ہندو حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ اسلام اپنے اندر اس قدر محاسن رکھتا ہے۔ کہ باوجود مسلمانوں کے انحطاط کے پھر بھی حق پسند اسلام کے محاسن پر پروانہ وار امڈے چلے آ رہے ہیں۔

ایک حق پسند مخفی مسلمان کی درخواست مسلمانوں سے

ایک ہندو تاجر جو اپنے پیشہ میں کامیاب اور اپنی سوسائٹی میں عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ:-

"میں حضرت محمدؐ کے نام دوستوں سے عرض کرتا ہوں کہ وہ سادہ زبان میں جسے ہر ہندو سمجھ سکے۔ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ لکھیں۔ جن میں حضرت محمدؐ کے اخلاق کی باتیں لکھی ہوں۔ میرا تجربہ ہے۔ کہ یہ باتیں بڑی بڑی کتابوں سے بھی زیادہ اثر دکھاتی ہیں۔ زبان بھی سادہ ہونی چاہیئے۔ عربی۔ فارسی کے زیادہ لفظ نہ لائے جائیں۔ کسی وقت میں اسی مطلب کو مدنظر رکھکر کچھ مضامین لکھوں گا۔ اور رسالوں اخباروں میں بھیج دونگا۔ جو صاحب چاہیں۔ انہیں ٹریکٹ کی صورت میں چھپوا لیں"

راقم

حضرت محمدؐ کے پاؤں کی خاک ایک مخفی مسلمان

بات بہت معقول ہے۔ اگر ہم اس طرف توجہ کریں۔ تو اسلام کے لئے فضا بہت کچھ سازگار ہو سکتی ہے۔ ایسے ٹریکٹ نہ صرف سلیس اردو میں ہی ہوں۔ بلکہ گورمکھی۔ ہندی۔ گجراتی۔ مرہٹی۔ تلنگی۔ بنگالی وغیرہ زبانوں میں بکثرت شائع ہونے چاہئیں۔ پھر دیکھو کہ چند سالوں میں ہی کس طرح نقشہ پلٹ سکتا ہے۔

مسلمانو آنکھیں کھولکر پڑھو

بھارت شدھی سبھا کے ساتویں اجلاس میں جنرل سکرٹری نے اس حقیقت کا انکشاف کیا ہے۔ کہ ۱۹۲۸ء کے دوران میں صرف ایک سال کے اندر تقریباً سات ہزار مسلمان ہندو بنائے گئے" یہ سب کام ایسی خاموشی کے ساتھ کیا گیا۔ کہ کسی مسلمان کو خبر تک نہ ہوئی۔ اور اگر یہ رپورٹ پیش نہ ہوتی۔ تو مسلمان بدستور اندھیرے میں ہی رہتے! ایک سال میں سات ہزار نفوس کا نکاس ایسا نہیں۔ جو ہماری آنکھیں نہ کھولے۔ کہاں وہ وقت کہ ہندو مسلمانوں کے سایہ سے بھاگتے تھے۔ اور کہاں یہ کہ ایک سال کے اندر سات ہزار کو اپنی طرف کھینچ کرے گئے۔

اگر اب بھی مسلمانوں نے تبلیغ کی طرف توجہ نہ کی۔ اور بدستور بے حسی کا ثبوت دیا۔ تو پھر وہ دن دور نہیں جب ہاتھ مل کر اور سر دھن کر زبان حال سے ہمیں یہ کہنا پڑے۔

اگلے دن پاچھے گئے ہر سے کیوں رہیت
اب پچھتائے ہوت کیا جب چڑیاں چگ گیں کھیت

یک کرشمہ دو کار
آپ کے فائدہ کی بات

اس اخبار کے اول صفحہ کا مضمون بعنوان "قرآن پاک کا ہندی ترجمہ کیسے مکمل ہو سکتا ہے" ضرور ملاحظہ فرما دیں۔ کیونکہ اس کے پڑھنے سے اخبار نور کے لئے اور پرانے خریداروں کو تین روپیہ کی کتابیں مفت ملینگی

اسلام کے قدموں پر

حال ہی میں لکھنؤ میں صوبہ متحدہ کی سوشل کانفرنس کا ایک جلسہ منعقد ہوا ہے۔ جس میں چند ایسی قرارداد یں پاس کی گئی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندو قوم کا سر اسلامی اصولوں کے آگے آہستہ آہستہ جھکتا چلا جا رہا ہے۔ اس کانفرنس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ

۱۔ شوہر کی دار گی یا متشددانہ سلوک کی صورت میں بیوی کو قانوناً طلاق لینے کا حق حاصل ہو۔

۲۔ عورت بھی ترکہ و وراثت کی مستحق سمجھی جائے۔

۳۔ شادیوں میں ذات کی قید اٹھا دی جائے۔

۴۔ بیوہ عورتوں کے عقد ثانی کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔

اب صاف ظاہر ہے۔ کہ مذکورۃ الصدر امور سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں نہیں پائے جاتے۔ دراصل یہ سوشل باتیں ہندو صاحبان اسلام سے لے کر اپنے مذہب یا تمدن میں داخل کر رہے ہیں۔ گویا اسلام کا تمدن اندر ہی اندر ہندو دنیا پر اپنا عالمگیر اثر جما رہا ہے۔

ہندو دنیا عمل سے تو اسلام کے محاسن کی قائل ہو رہی ہے۔ اور خدا کرے وہ وقت جلد آئے۔ جب زبان سے بھی یہ اسلام کی خوبیوں کا اعتراف کر سکے۔

راجپال فنڈ

آریہ سماج وچھووالی کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مہاشہ کرشن نے اعلان کیا۔ کہ پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سرمایہ شہادت راجپال کے نام سے ایک فنڈ قائم کیا جائے۔ اور اس لئے ۳۰ ہزار روپیہ جمع کیا جائے۔ یہ رقم ان اشخاص کے اہل وعیال کی امداد و اعانت کے لئے استعمال کی جائے گی۔ جن کی جانیں ہندو دھرم کی راہ میں قربان ہونگی۔

بجائے اس کے کہ آریہ سماج اس قسم کے فنڈ قائم کرتی یہ زیادہ اچھا ہوتا۔ کہ ایسی راہ اختیار کی جاتی۔ جس سے آئندہ "رنگیلا رسالہ" جیسی بدنام اور امن سوز کتابوں کے شائع کرنے کا کسی کو حوصلہ نہ پڑتا۔ ہندوستان کے اچھے دن تبھی آئیں گے۔ جب ہم ایک دوسرے کے بزرگوں کا احترام کریں گے۔ اور بزرگوں کی توہین کرنے والے کو سوسائٹی میں کوئی جگہ نہیں دی جائے گی۔

اچھوت اقوام اور ہندو

حال ہی میں پنڈت مدن موہن مالوی نے ایک جلسے کے صدر کی حیثیت سے جو تقریر فرمائی۔ اس کے دوران میں نہائت بلند آہنگی سے بیان کیا۔ کہ اچھوت بھی ہم جیسے انسان

KHILAFAT LIBRARY

ہیں۔ ان کو بھی ویدوں کے پڑھنے کا ویسا ہی حق حاصل ہے جیسا کہ اونچی ذات کے ہندوؤں اور برہمنوں کو۔ نیز ان کو قدرت نے ویسے ہی قوائے ذہنیہ عطا کئے ہیں۔ جیسے کہ برہمنوں یا دیگر انسانوں کو۔"

کیا منوشاستر بھی اس سے اتفاق کرتا ہے جہاں ظاہر ہے۔ کہ منوشاستر میں اچھوتوں کے لئے ایسی رواداری کو کوئی جگہ نہیں۔ بلکہ وہاں تو صاف درج ہے۔ کہ بھولے سے بھی ویدوں کے منتر کی آواز اچھوت کے کان میں نہ پہنچے۔ اگر پہنچ جائے۔ تو اس کے لئے سخت تعزیر ہے۔ منوشاستر کی اس تعلیم کی موجودگی میں پنڈت مالویہ کے اوپدیش کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر ہندو لیڈروں کو حوصلہ ہے۔ تو سب سے پہلے منوشاستر کے خلاف اپنی آواز بلند کریں۔

قارئین کرام کو یاد ہو گا۔ کہ پنڈت جی نے ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ کہ اچھوت لڑکے کے ہار پہنانے پر کپڑوں سمیت نہانا ضروری سمجھا تھا۔ عام ہندوؤں کا تو ذکر ہی کیا۔ ان کی مذہبی تنگ نظری کے ثبوت تو روزمرہ کے واقعات سے ملتے رہتے ہیں۔ مثلاً اس تازہ واقعہ پر غور کیجئے۔ کہ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم بمبئی کی شائع کردہ رپورٹ مظہر ہے۔ کہ ۲۷-۱۹۲۶ء کے دوران میں اس امر کے باوجود کہ اسکولوں کے نام احکام صادر کئے گئے تھے۔ کہ وہ اچھوت لڑکوں کو داخل کرنے سے انکار نہ کریں۔ کئی سکولوں نے جو مقامی حکام کے زیر انتظام ہیں۔ انہیں داخل کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اس کی پرواہ نہ کی۔ کہ ان سکولوں کو سرکاری طور پر جو امداد ملتی ہے۔ وہ بند ہو جائے گی۔

کیا ان حالات میں ہندوؤں کو اچھوت اقوام کی ہمدردی اور خیر اندیشی کے زبانی دعوے کرتے ہوئے ندامت محسوس نہیں ہوتی۔

ایک وسیع مکان فروخت ہو رہا ہے

حضرت نواب صاحب کی کوٹھی کے قریب پُر فضا جگہ میں ایک کوٹھی نما مکان فروخت ہو رہا ہے۔ خواہشمند احباب جلد درخواست کریں۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت یا خود دیکھ کر طے ہو سکتا ہے۔ جس کی درخواست پہلے آئیگی اُسے ترجیح دیجائیگی۔ پتہ:۔ م۔ د معرفت مینجر نور قادیان

اڑھائی سو مسلمان ورطۂ ارتداد میں

۲ مئی کا پرتاپ سیکرٹری آل انڈیا شدھی سبھا کی رپورٹ یوں درج کرتا ہے:۔

"۲۸ اور ۲۹ اپریل کو سوامی چدانند سنیاسی جنرل سکرٹری آل انڈیا ہندو شدھی سبھا کے زیر سرپرستی ناورانگ اور ناوبلان قصبوں کے ۲۵۰ مسلمانوں کو ہندو دھرم میں گرہن کیا گیا۔ شدھی کی رسم منتر برنج کے انچارج پنڈت جوتی سروپ شرما اور پنڈت لکشمی نارائن شرما کارکن شدھی سبھا وغیرہ پنڈتوں نے کرائی۔ جو راجپوت شدھ کئے گئے ہیں۔ ان کا تعلق رانا پرتاپ کے خاندان سے ہے۔ پانسو سال ہوئے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ رسم شدھی کے بعد ہزار ہا لوگوں نے سہ بھوج میں حصہ لیا۔ ماسٹر گیان چند پاٹھک نے رسم شدھی کی فوٹو لی۔"

نور:۔ مسلمانوں دیدۂ عبرت وا کر کے پڑھو اور پھر سوچو۔ کہ ہندوستان میں اسلام کن پر آشوب حالات سے گذر رہا۔ اس وقت ہندوستان میں مسلمانوں کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ اگر مسلمان زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں نہایت خموشی کے ساتھ اپنی سب توجہ تبلیغ کی طرف لگا دینی چاہیئے ورنہ ان کی اس مجرمانہ بے حسی کا یہ نتیجہ ہو گا۔ کہ خدانخواستہ مسلمانوں کی کچھ تعداد کو تو شدھی کی ڈائن ہڑپ کر جائے گی۔ اور جو باقی رہیں گے۔ ان کی زندگی بھی ہندوؤں کے رحم پر منحصر ہو گی۔ کیونکہ دنیا میں اقلیت اور بے حسوں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ قدرت انہیں کی مدد کرتی ہے۔ جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

لالہ ہرکشن لعل اور قضیہ گاؤ

لالہ صاحب موصوف نے ایک میٹنگ میں اپنے ولائتی تجربہ سے گائے کے سوال پر جو بصیرت افروز روشنی ڈالی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ فہمیدہ ہندوؤں کے نزدیک گائے کا سوال چنداں اہمیت نہیں رکھتا۔ وقت آگیا ہے۔ کہ دیگر ہندو دوستوں کو بھی ذرا ٹھنڈے دل سے اس سوال پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ گائے رکھشا یہ گائے کا سوال نہ صرف ہندو مسلمانوں کے درمیان موجب نزاع ہی بنتا رہتا ہے۔ بلکہ اس کی وجہ سے بسا اوقات جدال و قتال تک بھی نوبت پہنچتی رہتی ہے۔ کیا ایک جانور کا سوال خواہ ایک یا دوسری وجہ سے ایک یا دوسرے فریق نے اسے کتنا ہی احترامی رنگ کیوں نہ دے دیا ہو۔ پھر بھی جانور کی خاطر انسان پر ہاتھ اُٹھانا بہت ہی مذموم ہے اور اس ذہنیت کی موجودگی میں ابھی ہندوستان کو مہذب بننے کیلئے کچھ عرصہ درکار ہے۔

ضروری اطلاع

جن دوستوں کا چندہ اخبار جون تک ختم ہے۔ ان کے اسماء معہ نمبر خریداری درج ذیل ہیں۔ یکم جون کو ان کے نام وی پی ہونگے۔ اگر کسی صاحب کو آئندہ سال کے لئے نور کا ساتھ دینا منظور نہ ہو۔ تو وہ صاحب ۲۷ مئی تک مطلع فرما دیں۔ ورنہ اس کے بعد وی پی وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہو گا۔

وی پی بجائے ۳/۲ کے ۳ کا ہو گا۔ یہ مزید ۵ رتین روپیہ کی انعامی کتب کے محصولڈاک کے لئے ہیں۔ جو کچھ عرصہ کے لئے نور کے نئے اور پرانے خریداروں کو ملیں گی۔ آپ اسی اخبار کے صفحہ ۱۵ پر فہرست کتب دیکھ کر تین روپیہ کی جونسی کتابیں آپ کے پسند ہوں۔ ان سے مطلع فرما دیں۔ ورنہ پھر کارخانہ وی پی وصول ہونے کے دوسرے روز ہی اپنی حسب منشاء تین روپیہ کی کتابیں بھیج دے گا۔ اخبار کے وی پی کے ہمراہ یہ انعامی کتب اس لئے نہیں بھیجی جائینگی کہ کئی وی پی واپس آجاتے ہیں۔ اور اس طرح ایک تو محصولڈاک کا نقصان۔ اور دوم آنے جانے میں کتابوں کی حیثیت بالکل بگڑ جاتی ہے۔ ہاں جو صاحب ۲۷ مئی تک اپنا چندہ ۳ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں گے۔ ایک تو انہیں ۲ محصولڈاک کا آرام رہے گا۔ اور دوم کتابیں بھی فی الفور پہنچ جاویں گی۔

۹۶ بابو محمد اسمٰعیل صاحب	۱۰۱ مولوی قدرت اللہ صاحب
۹۸ حافظ عبدالرحمٰن صاحب	۱۰۲ بابو فضل الدین صاحب
۹۹ مولوی غلام نبی صاحب	۱۱۷ بابو ظہور الحسن صاحب
۱۰۰ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب	۱۲۵ بابو خواص خانصاحب

۲۰۴ شیخ محمد شفیع صاحب	۳۶۲ ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب
۲۰۶ ڈاکٹر علی گوہر خانصاحب	۳۶۴ ایم فیروز احمد صاحب
۲۶۶ شیخ گلاب الدین صاحب	۵۱۲ بابو قاسم الدین صاحب
۲۶۸ محمد عبداللہ خانصاحب	۵۱۶ چوہدری محمد حسین صاحب
۳۴۷ بابو عبدالغنی صاحب	۹۸ سید عزیز اللہ شاہ صاحب
۳۴۹ شیخ عبداللہ و شیخ غلام محمد صاحبان	۶۲۲ چوہدری محمد حیات صاحب
۳۵۰ ڈاکٹر شبیر محمد صاحب عالی	۶۳۲ منشی عبدالعزیز صاحب ٹانوی
۳۶۱ ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب	۶۳۳ سید محمد حسین صاحب بی اے

KHILAFAT LIBRARY

۲ جون کے جلسے کرانیوالی انجمنیں توجہ کریں

ترقی اسلام کے مقررین کے لئے ابھی تک کوئی بجٹ نہیں بنا۔ باہر سے بہت سی انجمنیں لکھ رہی ہیں۔ کہ ہم کو مبلغ ارسال کر دیں۔ انہیں اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جو انجمن ہم سے لیکچرار لینا چاہے۔ وہ لوالیسی اپنا کرایہ ہمارے پاس جمع کرا دے۔ تاکہ وقت پر مبلغین روانہ کئے جاسکیں والسلام۔ فتح محمد سیال سکرٹری ترقی اسلام

حفظانِ صحت

(از لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ ایل ایس)
(گذشتہ سے پیوستہ)

کاربانک ایسڈ گیس سے دوسرے درجے پر ہوا کو خراب کرنے والی چیز گرد و غبار ہے۔ ٹھوس چیزوں کے ذرات اکثر ہوا میں اڑتے رہتے ہیں۔ یہ ذرات صرف معدنی چیزوں کے ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ حیوانی و نباتاتی مواد کے بھی ہوتے ہیں۔ ان ذرات کے ساتھ مختلف بیماریوں کے جراثیم چمٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور ہمارے اندر داخل ...... ہوکر ان بیماریوں کا موجب ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ان سے ضرور بچنا چاہیئے۔ میدانوں اور کھیتوں کا گرد و غبار اس قدر مضر نہیں ہوتا۔ جس قدر شہروں اور مکانوں کا گرد و غبار ہوتا ہے۔ کیونکہ ان جگہوں میں بہت لوگ رہتے ہیں۔

عورتوں کو چونکہ مکانوں کے اندر صفائی وغیرہ کرنے کے لئے جھاڑو وغیرہ دینا ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو مردوں کی نسبت گرد و غبار زیادہ بیمار کرتا ہے۔ لہذا اس بات میں زیادہ احتیاط کریں۔ کہ جب جھاڑو دینا ہو پہلے اچھی طرح پانی چھڑک لیں۔ تاکہ غبار نہ اٹھ سکے۔ حیوانی و نباتاتی مواد جب متعفن ہوتے ہیں۔ تو ان کے بھی چھوٹے چھوٹے ذرات ہوا میں اڑتے رہتے ہیں۔ اور ان کی موجودگی کی خبر ہمیں سونگھنے کی حس دیتی ہے۔ جب ہمیں کسی جگہ سے بدبو آئے۔ تو ہمیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس جگہ کی ہوا کسی چیز کے سڑنے سے خراب ہو رہی ہے۔ اور اس سے بہت جلد بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یا تو ایسا مواد اٹھا دینا چاہیئے۔ یا اس جگہ سے چلے جانا چاہیئے۔ یا کم از کم اس پر خشک مٹی یا راکھ ڈال دینی چاہیئے۔ کیونکہ یہ بھی بدبو والے مادہ کو جذب کر لیتی ہے۔ جب کسی چیز کی بدبو آتی ہے تو اکثر لوگ فوراً ناک بند کر لیتے ہیں۔ اور چونکہ سانس روک نہیں سکتے منہ کے راستہ سے سانس لیتے ہیں۔ یہ بات سخت مضر ہوتی ہے ناک کو خدا تعالےٰ نے ایسی طرز پر بنایا ہے۔ کہ اس کے رستہ سے ہوا صاف ہو کر پھیپھڑوں میں پہنچتی ہے۔ اور جو جراثیم اس میں ہوتے ہیں۔ راستہ ہی میں رہ جاتے ہیں۔ اور اندر جانے نہیں پاتے۔

ہم خرما و ہم ثواب
آپ کے فائدہ کی بات
اس اخبار کے اول صفحہ کا مضمون بعنوان
"قرآن پاک کا ہندی ترجمہ کیسے مکمل ہو سکتا ہے"
ضرور ملاحظہ فرماویں۔ کیونکہ اس کے پڑھنے سے نور کے
نئے اور پرانے خریداروں کو تین روپیہ کی
کتابیں مفت ملیں گی۔

اب میں مختصر طور پر چند ایک ہدایات کے ساتھ ہوا کے بیان کو ختم کرتی ہوں۔

(۱) اپنے مکان میں ہوا کی آمد و رفت کا ایسا انتظام رکھو کہ صاف ہوا متواتر آتی رہے۔ اور خراب ہوا نکلتی رہے مگر ہوا کے جھونکے کمروں میں نہ آئیں۔

(۲) ایک مکان میں بہت سے اشخاص کو زیادہ دیر کے لئے جمع نہ ہونا چاہیئے۔

(۳) ہر ایک کمرے میں روشندان چاہیئے۔ اور وہ ہمیشہ کھلے رہنے چاہئیں۔

(۴) کمرے کی انگیٹھی کا سوراخ بھی کھلا رہنا چاہیئے تاکہ اس سے بھی ہوا نکلتی رہے۔

(۵) صبح کے وقت ہر ایک کمرے کی کھڑکیاں اور روشندان کھول دینے چاہئیں۔ اور دن کا اکثر حصہ کھلے رہنے چاہئیں

(۶) مویشیوں کو مکانات سکنی یا ان کے صحنوں میں نہیں باندھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کے بول و براز سے بھی ہوا خراب ہوتی ہے۔ اور اگر علیحدہ مکان میسر نہ آسکے۔ تو جانور نہ رکھنا ہی مناسب ہے۔

(۷) انسانی بول و براز پڑا نہیں رہنا چاہیئے۔ اسے حتی الوسع جلدی صاف کرانا چاہیئے۔ کم از کم دن میں دو دفعہ اور گرمیوں میں تین دفعہ مکان کا پاخانہ ضرور صاف کرا کر اس میں فنائل ڈال دینی چاہیئے۔ اور اس کا دروازہ بند رکھنا چاہیئے۔ تاکہ اس کے اندر مکھیاں نہ جا سکیں۔

(۸) غسل خانہ۔ باورچی خانہ وغیرہ خوب صاف رکھنا چاہیئے۔

پانی:۔ ہوا سے دوسرے درجے پر ہماری زندگیوں کے لئے ضروری چیز صاف پانی ہے۔ غذا کے بغیر انسان کئی دن گذار سکتا ہے۔ مگر پانی کے بغیر دو تین دن بھی گذارنے مشکل ہیں۔ جس طرح خراب ہوا ہمیں بیمار کر سکتی ہے۔ اسی طرح خراب پانی بھی ہماری صحت کو خراب کر سکتا ہے۔ ہمارے جسم کا تین چوتھائی حصہ پانی ہوتا ہے۔ ہماری غذا جب تک پانی میں حل نہ ہو جائے۔ خون میں نہیں مل سکتی۔ اور نہ ہی خراب شدہ مواد ہمارے جسم سے باہر آسکتے ہیں۔ ہمارے جسموں میں بیشمار چھوٹے چھوٹے سوراخ ہیں۔ جن کو مسام کہتے ہیں۔ ان میں سے بعض مساموں میں سے پسینہ نکلتا ہے۔ اور بعض میں سے ایک قسم کا تیل سا نکلتا ہے۔ جو ہمارے جسم کو نرم رکھتا ہے۔ ہماری صحت کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ان مساموں کے منہ کھلے رہیں۔ تاکہ پسینہ اور تیل نکلنے میں روک نہ ہو۔ کیونکہ ان کا رک جانا ہمیں بیمار کر دیتا ہے۔ اس سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ زیادہ نہانا بہت مفید چیز ہے۔ کیونکہ اس سے جسم کی میل جو ہر وقت ہمارے جسم سے نکلتی رہتی ہے۔ دور ہو جاتی ہے۔

اور مساموں کے منہ کھلے رہتے ہیں۔ چونکہ ہمارے جسموں سے جیسا کہ ابھی میں نے بیان کیا ہے۔ ایک قسم کا تیل سا بھی نکلتا رہتا ہے۔ اور یہ تیل میل کو جسم کے ساتھ چپٹائے رکھتا ہے۔ اس لئے جب تک یہ تیل دور نہ ہو۔ میل اچھی طرح دور نہیں ہوتی۔ اس میل کو دور کرنے کے لئے نہاتے وقت صابن کا استعمال ضروری ہے۔ صابن تیل کو دور کر دے گا۔ اور میل تمام دور ہو جائے گی۔ ہر روز صبح کے وقت نہانا ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ ہر روز صبح سرد پانی سے نہانا چاہیئے۔ اور اس کے بعد تولئے یا کھدر سے اپنے جسم کو خوب اچھی طرح پونچھنا چاہیئے۔ یہ غسل صحت کے لئے بہت مفید ہوتا ہے۔ مگر جو لوگ دل کے کمزور ہوتے ہیں۔ ان کے لئے یہ مضر پڑتا ہے۔ ہفتہ میں کم از کم دو دفعہ گرم پانی سے بھی نہانا چاہیئے۔ کیونکہ بغیر اس کے جسم کی میل سب کی سب دور نہیں ہوتی اور مساموں کے منہ بند ہو جانے کی وجہ سے جسم کے اندرونی حصوں کی میل اچھی طرح نہیں نکل سکتی۔ اور بیماری لگ جانے کا ڈر ہوتا ہے۔

پینے کے لئے صاف پانی ہونا چاہیئے۔ صاف پانی وہ ہے۔ جو بے بو۔ بے ذائقہ۔ اور بے رنگ اور ایسا شفاف ہو۔ کہ دو فٹ کی گہرائی تک اس میں باریک حروف پڑھے جا سکیں۔ اور اگر اس میں سے کچھ برتن میں ڈال کر جوش دیا جائے۔ تو سارا پانی اُڑ جائے۔ اور برتن کی سطح پر میل نہ رہے۔

پانی کے حاصل کرنیکے ذرائع:۔ بارش۔ چشمے۔ نہریں۔ کوئیں۔ تالاب اور دریا ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک میں چونکہ اکثر کوئیں کا پانی استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے میں صرف کوئیں کے صاف رکھنے کے متعلق چند ہدایات دینے پر اکتفاء کرتی ہوں۔

(۱) کنواں کسی ایسی جگہ نہیں کھودنا چاہیئے۔ جہاں اردگرد کی زمین خراب اور گندی ہو۔ اگر کنوئیں کی گہرائی تین فٹ سے کم ہو۔ تو اس کا پانی صاف ہونے میں شبہ ہوتا ہے۔

(۲) کنوئیں کی منڈیر تین چار فٹ اونچی ہونی چاہیئے تاکہ اردگرد سے کوڑا کرکٹ نہ گرتا رہے۔

(۳) منڈیر پر کھڑے ہو کر نہانا نہیں چاہیئے۔ اور نہ ہی کپڑے وغیرہ دھونے چاہئیں۔

(۴) کنوئیں کے اردگرد پانچ فٹ تک زمین ڈھلوان ہونی چاہیئے۔ اور قریب کی زمین میں کھاد یا کسی اور قسم کی گندگی نہیں ہونی چاہیئے۔

(۵) کنوئیں کے منہ کو لکڑی کے تختوں سے ڈھانپ کر رکھنا چاہیئے۔ اور صرف ایک طرف چھوٹی سی کھڑکی پانی نکالنے کے لئے ہونی چاہیئے۔

(۶) ڈول اور رسیاں صاف ہونی چاہئیں۔ اور چمڑے کا ڈول استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر کنوئیں پر پمپ لگوایا جا سکے۔ تو بہتر ہے۔

(۷) کنوئیں پر کوئی درخت نہیں ہونا چاہیئے۔

(۸) کنواں سال بھر میں کم از کم دو بار صاف ضرور کرانا چاہیئے

(۹) اگر کنوئیں کا پانی خراب ہو جائے۔ یا اگر وبا کے دن ہوں۔ تو اس میں دوائی ڈلوانی چاہیئے۔ دوائی جو استعمال ہوتی ہے اس کا نام (Pot. Permanganate) پوٹاسیم پیمینگنیٹ ہے۔ یہ دوائی ایک اونس سے کر اور ایک ڈول پانی میں گھول کر کنوئیں میں گرا دینی چاہیئے اس سے پانی اچھی طرح سے صاف ہو جاتا ہے۔ اور کیڑے وغیرہ مر جاتے ہیں۔

پانی کے متعلق اور بھی بہت سی باتیں ہیں۔ مگر مضمون کی طوالت کی وجہ سے میں ان کو اب چھوڑتی ہوں۔

KHILAFAT LIBRARY

طلاق اور نکاح ثانی کی ضرورت

(جناب گاندھی جی کے قلم سے)

ایک نوجوان کے خط کا خلاصہ ذیل میں دیا جاتا ہے:۔

"پندرہ برس کے ایک نوجوان کا بیاہ سترہ برس کی ایک نوجوان لڑکی کے ساتھ ہوا ہے۔ نوجوان لڑکی اپنے برائے نام خاوند سے ناراض ہے۔ خاوند تو بڑا ہونے پر اپنی حسب مرضی دوسرا بیاہ کر سکتا ہے۔ لیکن عورت کیا کرے؟ ماں باپ اور سوسائٹی کی نظروں میں تو اس کی اپنی کوئی خواہش ہو ہی نہیں سکتی۔ دوسرے لڑکی غیر تعلیم یافتہ ہے۔ اس لئے وہ پیٹ(؟) کا دھار بھی نہیں کر سکتی۔ اگر وہ کچھ کرنا چاہتی ہے۔ تو صرف اپنی ایسی نوجوان لڑکی کیا کرے؟ اس کا محافظ کون ہو؟"

ہندو سوسائٹی میں ایسی درد انگیز کہانیوں کی لاتعداد مثالیں مل سکتی ہیں۔ یہ ناممکن نہیں۔ کہ اس کا علاج جلد ہی کیا جا سکے کئی باتیں ایسی ہیں۔ جنہیں اسوقت سوائے سہہ لینے کے دوسرا چارہ نہیں ہے۔ ایسے معاملوں میں جو کچھ مجھے سمجھ آتا ہے۔ وہ تو یوں ہے۔ اگر کوئی رشتہ دار ایسی عورت کی مدد کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے اس کی فراخدلی اور استقلال کے ساتھ مدد کرنی چاہیئے۔ نابالغ ہوتے ہوئے بھی اگر اس عورت کا خاوند سمجھ دار ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ وہ اپنے ساتھ زبردستی کے جوڑے ہوئے عورت کے رشتہ سے فائدہ اٹھا کر اسے پڑھائے۔ خود اسے اپنی بہن سمجھے۔ اور اس کے لئے یوگیہ خاوند تلاش کرے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ پندرہ برس کے لڑکے سے اتنی سمجھداری کے کام کی امید نہیں کی جا سکتی۔ لیکن اسوقت اس عمر کے بھی بیدہ(؟) دیچاری لڑکے بھی میری نظروں میں ہیں۔ اور اسی کے بل پر میں نے اوپر کی بات لکھی ہے۔ تیسرا راستہ ہے۔ عامۃ الناس کو تعلیم دینے کا جن لوگوں کو ایسی بے جوڑ شادیوں کا پتہ چلے۔ وہ انہیں ظاہر تو ضرور ہی کر دیں۔ ایسا کرتے ہوئے بھی اگر مصیبت زدہ لڑکی کی رکھشا نہ ہو سکے۔ تو بھی یہ ضروری ہے۔ کہ رفتہ رفتہ ایسی باتیں کم ہوتی جائیں گی

متذکرہ بالا خیالات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ ایسے کاموں کے لئے سچائی۔ بے خوفی۔ استقلال اور ہمت کی ضرورت ہے جو شادی شادی کے سچے معنوں کے مطابق نہیں ہوئی۔ وہ شادی ہی نہیں ہے۔ اسی نظریہ کو پیش نظر رکھ کر ہم آگے بڑھ سکیں گے۔ جسے برادری کا۔ عزت کا ایسی ہی دوسری باتوں کا ڈر ہے۔ وہ کبھی سدھار کر ہی نہیں سکتا سدھارکوں نے جانیں قربان کی ہیں۔ دکھ اٹھائے ہیں۔ بے عزتی برداشت کی ہے۔ بھوکوں مرے ہیں۔ ان باتوں کے نہ ہونے سے دنیا کے کسی حصہ میں سدھار نہیں ہو سکا ہے۔

۲

ایک ڈاکٹر لکھتے ہیں:۔

"میں ڈاکٹر ہوں۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا امتحان پاس کیا تھا۔ ایک پاٹی دار بھائی میرے پاس آئے تھے۔

کہتے تھے - ایک معمولی بنیا خاندان کی بدھوا ہے - اس کی عمر قریباً تیس پینتیس سال کی ہے - اسے اپنے مرحوم خاوند سے دو لڑکے ہیں - اسے میرا حمل رہ گیا ہے - حمل قریباً تین ماہ کا ہوگا پاٹی دار بھائی خود شادی شدہ ہیں - وہ چاہتے تھے - کہ میں انہیں حمل گرانے کی کوئی دوائی دوں

میں نے ان سے کہا - کہ میں اسقاط حمل کو گناہ سمجھتا ہوں - اور اپنے ہاتھ اس گناہ سے رنگنا نہیں چاہتا - آپ کو چاہیئے - کہ آپ حمل کو نشو و نما پانے دیں - اگر آپ کو جات برادری کا ڈر ہو - تو کسی دوسرے مقام پر اس عورت کو لے جایئے - آپ بھی وہیں رہیئے - اور پورے مہینوں کا بچہ پیدا ہونے دیجئے - پھر اپنے خرچ سے بچہ کو کسی اناتھالیہ میں داخل کرا دیجئے -

پاٹی دار بھائی مجھے کہنے لگے - بیوہ غریب ہے - میری حیثیت بھی معمولی ہی ہے - اگر بیوہ کی ذات والوں کے کان تک یہ خبر پہنچ گئی - تو بہت بدنامی ہوگی - اس کی آئندہ زندگی نہایت تلخ ہو جائے گی - ایسی حالت میں وہ مرنا زیادہ پسند کریگی -

میں نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا - کہ ایسے معاملوں میں ہمت رکھنی چاہیئے - آپ میں اور اس بیوہ بہن میں استقلال کا مادہ ہونا چاہیئے - مرد کئی بار غلطیاں کرتے ہیں - لیکن سوسائٹی ان سے کوئی جواب طلب نہیں کرتی - جب کمزوری میں پھنس کر عورت مرد کا شکار بن جاتی ہے - تب اس کے ساتھ سوسائٹی جابرانہ سلوک کرتی ہے - اگر سوسائٹی ان معاملات میں کشادہ دلی سے کام نہ لے گی - تو اس طرح کے بُرے افعال ہوتے ہی رہیں گے - اور ڈاکٹر بھی روپیہ کے لالچ سے مدد کرتے رہینگے۔ یہ ڈاکٹر تحسین کے مستحق ہیں - ان کا کہنا بالکل ٹھیک ہے کہ ایسے موقعوں پر بہتیرے ڈاکٹر فیس کے لالچ میں پڑ کر لوگوں کے پاپوں میں مددگار ہوتے ہیں - لیکن یہ مضمون میں ڈاکٹروں کو ان کے فرض تبلانے کے لئے نہیں لکھ رہا ہوں - یہ خط عورت کی بے لسبی کا دوسرا نمونہ ہے - اس کا علاج یہی ہے - جو اوپر تبلایا گیا ہے - اہنسا دھرم کے نام پر اہنسا کو دبانے والا آج کل کا سماج اس طرح کا جبر کرنے میں بھی نہیں ہچکچاتا - وہ ہر روز عورت روپی گئو کی ہتیا کیا ہی کرتا ہے - عورت کے دھرم کی رکھشا کے بہانے وہ اس پر کئی طرح کی مصیبتوں کا بوجھ ڈالتا ہے - لیکن جبر سے کسی کی پوترتا کی رکھشا نہیں کی جا سکتی - عورت یا مرد پردے کی اوٹ میں پاپ کریں - اس سے بہتر تو یہ ہے - کہ وہ ظاہرا طور پر اپنی کمزوری کو قبول کر کے نسٹر دواہ وغیرہ کر لیں - اور پاپ سے بچیں - مگر عورت کی مدد کون کرے؟ مرد نے تو اپنا راستہ صاف بنا لیا ہے - لیکن عورت پر جابرانہ قاعدے عاید کر کے مردوں نے جو پاپ اپنے سر چڑھائے ہیں - ان کے کفارہ کے طور پر انہیں اب عورت کی مدد کرنی چاہیئے - جن بڑے بوڑھوں کے خیالات بالکل پختہ ہی ہو گئے ہیں - ان سے ایسے کفارہ کی امید رکھنا فضول ہے - ہاں نوجوانوں کے اوپر اس بارے میں بڑی بھاری ذمہ داری ہے - اور وہ امداد کر بھی سکتے ہیں - عورت کا ادھار عورت ہی کر سکتی ہے لیکن آج اس ملک میں ایسی عورتوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے - جب نوجوان بہت بڑی تعداد میں استری جاتی کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں - تبھی عورتوں میں زندگی پیدا ہوگی اور ان میں سے سوادھرم پر قربان ہونیوالی سچی اور بہادر لڑکیاں پیدا ہوں گی - (پرتاب ۳۰ اپریل ۱۹۲۹ء)

KHILAFAT LIBRARY

اقتباسات

اسلام کا مقام ہندوستانی زندگی میں

اسلام کی عظمت کو قائم رکھنے کیلئے مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے

مسز اینی بیسنٹ کا اظہار عقیدت

مسز اینی بیسنٹ ایک انگریزی خاتون ہیں - جن کو ہندوستان کی سیاسیات میں نہایت گہرا شغف ہے - یہاں وہ ایک مدت سے سکونت پذیر ہیں - اور یہاں کے مذاہب اور معتقدات سے بخوبی واقف ہیں - انہوں نے مدراس کی ینگ مینز کریسنٹ سوسائٹی کے چھٹے سالانہ جلسے میں جو سر ایس ایس آئر کے زیر صدارت لالے ہال مدراس میں منعقد ہوا۔ "اسلام کا مقام ہندوستانی زندگی میں" کے موضوع پر ایک دلچسپ لیکچر دیا - جو اس قابل ہے - کہ اس کے چند ضروری حصص جو خاص طور پر قابل توجہ ہیں درج ذیل کئے جائیں - (ایڈیٹر)

ملک کی بہترین خدمت

صاحب صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں اس بات پر تعجب ظاہر کیا - کہ وہ لوگ جو ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں - (یعنی ہندو اور مسلمان) ایک دوسرے کے مذہب سے اس قدر ناواقف ہیں - انہوں نے بمبئی جیسے نیک نام شہر اور ہندوستان کے دیگر مقامات کے فتنہ و فساد کو ہر محب وطن کے لئے رنج و افسوس اور شرم و ندامت کا موجب قرار دیتے ہوئے کریسنٹ سوسائٹی کے اس کام پر مسرت کا اظہار کیا - کہ وہ دونوں قوموں میں اتحاد کے لئے کچھ نہ کچھ خدمات سرانجام دے رہی ہے - انہوں نے فرمایا - کہ اس سے بڑھ کر ملک کی خدمت اور کوئی نہیں ہو سکتی - کہ بین الملّی اتحاد کو ترقی دی جائے - اور ایک دوسرے کے خیالات اور مقاصد کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کی جائے -

اسلام کے متعلق غلط فہمیاں

صاحب صدر کے ریمارک اور سوسائٹی کی سالانہ رپورٹ کے بعد ڈاکٹر بیسنٹ نے لیکچر شروع کیا - انہوں نے بتایا - کہ بہت سے ممالک بالخصوص مغرب میں اس امر کے متعلق کہ اسلام کن مقاصد کو لے کر کھڑا ہوا ہے - کئی ایک غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں - لوگ اسلام کے خلاف تعصب سے بھرے ہوئے ہیں - ان غلط فہمیوں کو دور کرنے اور ان پر غالب آنے کیلئے اسلام کے سامنے بہت سی مشکلات ہیں - مثلاً فضلائے اسلام کی تصانیف کے تراجم موجود نہیں - یہانتک کہ برٹش میوزیم میں بھی ان تصانیف سے واقفیت کا کوئی سامان نہیں -

اسلام کی عظمت

مذہب اسلام میں روحانیات کے متعلق بعض نہایت شاندار باتیں پائی جاتی ہیں - اور نہایت پختہ فلسفیانہ خیالات اور روحانی مسائل کی گرفت کی قابلیت اس میں موجود ہے - اگر اس بات پر غور کیا جائے - کہ وہ اسلام ہی تھا - جس نے یورپ میں بنی نوع انسان کی خدمت کا فرض سرانجام دیا - اور جس نے دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا - اور ان تمام ممالک میں جو اس نے فتح کئے علمی یونیورس

KHILAFAT LIBRARY

قائم کردیں۔ تو اسلام کی اس عظمت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ جو ازمنہ متوسط کی ان کتابوں میں محفوظ ہے۔ جن کو راہبوں کی لاطینی زبان میں تصنیف کیا گیا۔

پیغمبر اسلام کی فضیلت اس کے بعد مسز موصوفہ نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو بیان کیا۔ اور بتایا۔ کہ یہ وہ انسان تھا۔ جس نے پرلے درجہ کے وحشی انسانوں کو بدترین زندگی سے نکال کر صداقت شعار انسان بنادیا۔ انگلستان میں بہت کم لوگ آپ کے صحیح حالات سے واقف ہیں۔ ان کا خیال یہ ہے۔ کہ آپ کا کیریکٹر اچھا نہ تھا۔ اور اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں انہوں نے فرض کر رکھی ہیں۔ اور وہ اس بات کی تکلیف اٹھانے کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ کہ ان کی صحت کی جانچ پڑتال کرنے کی کوشش کریں۔ غیر معمولی علم۔ فیاضی۔ اور تحمل و بردباری حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے خصائل عالیہ کے چند درخشاں پہلو ہیں۔ آپ کی شرافت و حلیمی ہی آپکی اصل طاقت تھی۔

اسلام کی رواداری عموماً یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اسلام ایک غیر روادار مذہب ہے۔ اس سے بڑھ کر کذب بیانی اور کوئی نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ نبی اسلام (صلعم) کی تعلیمات دشمنوں کے لئے فیاضی کا پیغام رکھتی ہیں۔ اس تعلیم میں جس کو قوم مور نے یورپ میں پھیلایا۔ اس بات کا کھلا ثبوت موجود ہے۔ کہ انہوں نے کائنات کے عجیب و غریب تصور میں کس قدر شاندار تخیلات کو شامل کیا۔ ازمنہ متوسط کے ایک مسلمان بزرگ کے ایک شعر میں مسئلہ ارتقاء کو نہائت جامعیت کے ساتھ بیان کردیا گیا ہے۔

یورپ اسلام کے قدموں پر آپ نے بتایا۔ کہ اسلام اپنے خیالات کی پختگی اور اپنے فلسفہ کی پائداری میں دنیا کے کسی مذہب سے پیچھے نہیں۔ اور نوجوانان اسلام کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اٹھیں اور اسلام کے نورانی چہرہ سے غلط فہمیوں کے بدنما دھبوں کو دھو دیں۔ اور اس بات کو کبھی نہ بھولیں۔ کہ یورپ اندلس کی قوم مور کے قدموں پر قرطبہ کی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے جاتا رہا ہے۔

ہندوستانی زندگی میں اسلام کا مقام اسلام کو فی الحقیقت ہندوستانی زندگی میں بہت کچھ کام کرنا ہے۔ مسلمان اپنے مذہب کے لحاظ سے ایک قوم ہیں۔ جہاں کہیں بھی مسلمان رہتے ہوں۔ وہ ایک برادرانہ اخوت کے اندر منسلک ہیں۔ اور بھائیوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ اسلام فی الحقیقۃ ایک جمہوری مذہب ہے۔ اگر مسلمانوں نے اپنے مذہب کو قائم رکھنا ہے۔ تو انہیں ہندوستان کے مستقبل کے لئے بہت کچھ کام کرنا ہوگا۔ اگر ہر مسلمان اسلام سے پوری واقفیت حاصل کرے۔ اور اگر اسلامی لٹریچر کو دنیا کی مروجہ زبانوں میں ترجمہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو اسلام کو دنیا کی نظروں میں بلند کرنے کا کام بہت بڑی حد تک پورا ہو جائیگا

بعض نقائص اور ان کا علاج اسلام کے خلاف عام طور پر بعض اعتراضات پیش کئے جاتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ مسلمان رفتار زمانہ سے کسی قدر پیچھے ہیں۔ اور کہ روادارانہ خاصیت ان میں نہیں پائی جاتی اور وہ دوسرے مذاہب کے لوگوں سے ملنا نہیں چاہتے۔ آپ نے بتایا۔ کہ اس سے بڑھ کر ہندوستان کی اور کوئی شاندار خدمت نہیں ہوسکتی کہ اس مذہب کو کھڑا کیا جائے۔ جو جمہوریت کی بنیادوں پر قائم ہے۔ اور وہ عملاً بتائے۔ کہ وہ فی الحقیقت کیا چیز ہے۔ کم از کم نوجوانوں کے لئے یہ بالکل ممکن ہے۔ کہ بھدی ہونے کے الزام کو جو اسلام پر لگایا جاتا ہے۔ دور کردیں۔ اس برادری اور اخوت پر عمل پیرا ہو کر جو پیغمبر اسلام (صلعم) کی زندگی میں نظر آتی ہے۔ وہ ہندو اور مسلمانوں میں دوستانہ تعلقات اور افہام و تفہیم کا اچھا موقعہ پیدا کریں گے۔ اور یہ وہ چیز ہے۔ جس کا فقدان آج ہندوستان کی آزادی میں سد راہ ہے۔

پنجاب کے آئندہ انتخابات

ہر ممبر کا اعمال نامہ دیکھنے کی ضرورت ہے

پنجاب میں مسلمانوں کی آبادی ۵۵ فیصدی سے زیادہ ہے۔ لیکن پنجاب کونسل اصلاحات کے آغاز سے لے کر اس وقت تک مسلم حقوق کی سب سے بڑی قتل گاہ بنی رہی ہے۔ ہمیں یاد ہے۔ کہ اس مقتل میں جب بھی کوئی تازہ خون ہوتا تھا۔ اسلامی اخبارات میں کہرام مچ جاتا تھا۔ مگر وہ اس سے زیادہ کچھ نہ کہہ سکتے تھے۔ کہ ہم مسلمان ممبروں کو آئندہ انتخابات کے موقعہ پر بتلائینگے کہ مسلمانوں کے حقوق کے بیدردانہ قتل کی صحیح قیمت کیا ہے۔

اسلامی اخبارات سے مطالبہ نقارہ پر چوٹ لگ چکی ہے۔ اور آئندہ انتخابات ایک مہار گسستہ اونٹ کی طرح بڑھے چلے آرہے ہیں مسلمان اس موقع پر اسلامی اخبارات سے ایفائے عہد کا مطالبہ کریں گے۔ اور ان پر زور دیں گے۔ کہ اس معاملے میں جو کچھ بھی انہیں بتلانا ہے۔ براہ کرم جلد بتا دیں۔ تاکہ مسلمان اپنے نیاز مندوں کو اچھی طرح پہچان سکیں۔ آئندہ انتخابات کی اہمیت پر کسی گذشتہ مضمون میں اظہار خیالات کیا جا چکا ہے۔ ہم اس مضمون میں صرف پنجاب کونسل کی ترکیب و تقسیم کا ذکر کریں گے۔ تاکہ کام کرنے والے لوگ صحیح ترین معلومات کی روشنی میں کام کرنیکے مواقع پر غور فرما سکیں۔

ممبران پنجاب کونسل کی تقسیم۔ پنجاب کونسل کے ممبروں کی کل تعداد ۹۳ ہے بتفصیل ذیل۔

سرکاری ممبر	۱۴
غیر سرکاری ممبر	۷۹

اگر تناسب آبادی کا لحاظ کیا جاتا ہے۔ تو ۷۹ غیر سرکاری ممبروں میں ۴۳ نشستیں مسلمانوں کو ملنی چاہئیں تھیں لیکن اس وقت انہیں ۴۳ کی بجائے صرف ۳۶ نشستیں حاصل ہیں۔ اس سات نشستوں کی کمی کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ گورنمنٹ اور غیر سرکاری ممبر جس معاملے میں ارادہ کر لیتے ہیں۔ مسلمانوں کو شکست دیتے ہیں۔

فرقہ وار تقسیم: ممبران کونسل کی فرقہ وار تقسیم حسب ذیل ہے۔

مسلمان ممبر	۳۶
ہندو ممبر	۲۵
سکھ ممبر	۱۴
انگریز	۳
ہندوستانی عیسائی	۱
سرکاری ممبر	۱۴

ان ممبروں میں سے ۱۴ سرکاری اور آٹھ غیر سرکاری ممبروں کو گورنر نامزد کرتا ہے۔ اور باقی ۷۱ ممبروں کو

پبلک مختلف حلقوں سے منتخب کرتی ہے۔

مسلمانوں کی حق تلفی:- عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ غیر سرکاری نشستوں میں مسلمانوں کو ان کے تناسب آبادی سے سات کم نشستیں ملی ہوئی ہیں۔ اس واضح ترین ناانصافی کی صورت یہ تھی۔ کہ گورنر پنجاب نامزدگی کے وقت مسلمانوں کے نقصان کا لحاظ فرما لیا کرتے۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں نے نہ کبھی خود گورنر پنجاب کو اس ضروری فرض کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اور نہ وہ کبھی از خود اس فرض کی طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ موجودہ پنجاب کونسل میں گورنر پنجاب کی نامزدگی کے نتائج حسب ذیل ہیں۔

متفرق اور مزدور ممبر	بذریعہ نامزدگی	۲ مسلمان
متفرق اور فوجی ممبر	”	۲ ہندو
یورپین ممبر	”	۲ انگریز
ہندوستانی عیسائی	”	۱ عیسائی
متفرق ممبر	”	۱ سکھ

یعنی اس امر کے باوصف کہ مسلمانوں کو پہلے ہی اپنے تناسب آبادی سے سات نشستیں کم ملی ہوئی ہیں۔ غیر سرکاری ممبروں کی نامزدگی میں ان کی پوزیشن کو اور بھی زیادہ کمزور کر دیا گیا ہے۔ گورنر پنجاب کے ہاتھ میں کل آٹھ غیر سرکاری ممبروں کی نامزدگی تھی۔ جن میں سے آپ نے صرف دو نشستیں مسلمانوں کو عطا فرمائی ہیں۔ اور باقی چھ نشستیں غیر مسلموں کو دے کر ان کی اکثریت کو اور بھی زیادہ مضبوط کر دیا ہے۔ لطف یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ کی خوشامد زیادہ مسلمان کرتے ہیں فوج میں بھرتی سب سے زیادہ مسلمان ہوتے ہیں۔ لیکن نامزدگی کے وقت فوجی نمائندگی کا حق تو ہندوؤں کو مل جاتا ہے اور خوشامدانہ خدمات کے معاوضے میں آٹھ میں سے چھ نشستیں غیر مسلموں کے حوالے کر دی جاتی ہیں۔ کیا حکومت کے نیاز مند اس حق تلفی کا احساس فرمائینگے۔

موجودہ انتخابی حلقے:- ہم نے سرکاری نامزدگیوں کا ذکر برسبیل تذکرہ کیا ہے۔ ورنہ درحقیقت ہمارا کام صرف انتخابی حلقوں تک محدود ہے۔ منتخب شدہ ممبروں کی کل تعداد ۷۱ ہے۔ بتفصیل ذیل۔

پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے	۱
تجارت کی طرف سے	۱
صنعت و حرفت کی طرف سے	۱
بلوچ تمنداروں کی طرف سے	۱
مسلم زمینداران اعظم کی طرف سے	۱
ہندو ” ” ”	۱
سکھ ” ” ”	۱
سکھوں کے دیہاتی حلقے	۱۱
ہندو شہری اور قصباتی حلقے	۷
ہندو دیہاتی حلقے	۱۳
مسلم شہری اور قصباتی حلقے	۵
مسلم دیہاتی حلقے	۲۷

یعنی ۷۱ حلقہ ہائے انتخاب میں سے مسلم حلقے ۳۴ ہیں۔ غیر مسلم ۳۷۔ جن میں سے ۱۳ سکھ ہیں۔ اور ۲۳ ہندو ہیں۔ اور ایک انگریزوں کا حلقہ ہے

ایک نشانہ سے دو شکار

اس اخبار کے اول صفحہ کا مضمون بعنوان "قرآن پاک کا ہندی ترجمہ کیسے مکمل ہو سکتا ہے" ضرور ملاحظہ فرماویں کیونکہ اس کے پڑھنے سے اخبار نور کے نئے اور پرانے خریداروں کو تین روپیہ کی کتابیں مفت ملیں گی۔

دیہات کی طرف توجہ

متذکرہ صدر اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ آئندہ انتخابات کا تمام تر انحصار دیہاتی حلقوں پر ہے۔ ۳۴ مسلمان ممبروں میں سے ۲۷ مسلمان دیہاتی حلقوں سے منتخب کئے جائیں گے۔ پنجاب کونسل کی موجودہ حالت یہ ہے۔ کہ جس قدر بڑے بڑے رجعت پسند مسلمان پنجاب کونسل میں بھرے پڑے ہیں۔ قریباً وہ سب کے سب دیہاتی حلقوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ پس ان تمام بزرگوں کا جو آئندہ انتخاب کے موقعہ پر مسلمانوں کی بہبودی میں حصہ لینا چاہتے ہیں اولین فرض یہ ہے۔ کہ وہ دیہات کی طرف متوجہ ہوں۔ اور مسلم دیہاتی حلقوں کو وفاداران حکومت کے اثر و اقتدار سے پاک کرنے کی کوشش کریں۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ اس وقت تک ہمارے سرکار پرست بھائیوں نے دیہات کو اپنی اغراض کے لئے بہت بری طرح استعمال کیا ہے۔ جن لوگوں کے ہاں کونسل کی ممبری صرف حکومت کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔ ان کا کوئی حق نہیں۔ کہ وہ اپنی وفاداری کی نمائش کے شوق میں مسلمانوں کو برباد کرتے رہیں۔

ممبران کونسل سے استدعا:- موجودہ ممبران کونسل کی اچھائی اور برائی معلوم کرنے کا صحیح طریق یہ ہے۔ کہ پنجاب کونسل کے مباحث کی سرکاری رپورٹ کو دیکھا جائے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اخبارات اس معاملے میں دوست نوازی کریں گے۔ یا حق پرستی سے کام لیں گے۔ البتہ میرا ارادہ یہ ہے۔ کہ اگر کونسل کے مباحث کی سرکاری رپورٹوں کا مکمل فائل مل جائے۔ تو میں خالصاً للہ ہر ایک مسلمان ممبر کی کارگزاری کا مکمل ریکارڈ قوم کی خدمت میں پیش کر سکتا ہوں۔ اس سے مسلمان سمجھ سکیں گے۔ کہ کون کون ممبر سارا سال خاموش رہے۔ ہر ایک ممبر نے کتنے مواقع پر سرکار کی حمائت کی۔ اور کتنے مواقع پر ملک اور قوم کا ساتھ دیا۔ ہر ایک ممبر نے کونسل میں کیا کیا تحریکات پیش کیں اور کیا کیا تقریریں کیں ؟ (وطن)

نمبر ۳۰۰۳:- میں عطا محمد ولد چوہدری فتح الدین قوم آوان پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۳۰ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن بہادر پور تحصیل دسوہا ضلع ہوشیار پور بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ دسمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک کنال زمین واقعہ محلہ دارالفضل قادیان خرید کردہ ۲۵۰ روپیہ۔ اور اس وقت ۶۰ روپیہ ماہولد تنخواہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میری جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط ۲۶ دسمبر ۱۹۲۸ء العبد عطا محمد ولد چوہدری فتح دین قانونگوئے لائل پور۔ گواہ شد محمد یعقوب آڈیٹر کوآپریٹو سوسائٹیز۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور۔ گواہ شد عبدالغنی آرائیں ساکن گوکھووالی +

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

KHILAFAT LIBRARY

مکرمی جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

"مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب موجد اکسیر البدن، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ: میں نہایت مسرت اور شکر گذاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں۔ میرے بیٹے عزیز یوسف علی عرفانی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنیکی شکایت تھی اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا۔ میں نے آپ سے اکسیر البدن کی ایک شیشی لیکر بھیجدی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا ہے۔ میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ:۔

"میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا۔ کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی یعنی **اکسیر البدن** بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کر دی۔ جس سے پیشاب کی شکایت بھی رفع ہو گئی۔ الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کر دیں۔" شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی عرفانی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اور یہ دوسری مرتبہ **اکسیر البدن** نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا۔ میں جب خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز مکرم محمد داؤد احمد عرفانی کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اس کی صحت مخدوش تھی۔ اور امراض پھیپھڑے کا خطرہ تھا مگر خدا نے **اکسیر البدن** کے ذریعہ اسے ان خطرات سے بچا لیا۔ اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالےٰ آپ کو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت **اکسیر البدن** ہے۔ اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔"

اکسیر البدن جملہ دماغی جسمانی اور اعصابی کمزوریوں اور عوارض کے دور کرنیکا ایک ہی علاج ہے۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اسی دوا کا کام ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی **اکسیر البدن** کا استعمال شروع کر دیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت جس میں ساٹھ ۶۰ گولیاں ہیں۔ پانچروپے (صہ) علاوہ محصولڈاک

اکسیر معدہ

آپ کو کیا فائدہ دیگی

یہ امراض معدہ وسینہ کا لاثانی علاج۔ بکثرت دودھ گھی ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ تمام بیماریوں کی جڑ کمزور معدہ ہے۔ اگر آپ کو کھانا بخوبی ہضم ہوتا ہے۔ تو آپ کے لئے سادہ غذا بھی نعمت عظمےٰ سے کم نہیں۔ ورنہ مرغن۔ لذیذ اور مقوی غذائیں بھی محض وبال ہیں۔

یہ اکسیر معدہ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باؤگولہ پیٹ کا گڑگڑانا کھٹی ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ جگر وتلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ آنکھ وہ دماغ کی کمزوری۔ گرمی کی شدت پیاس کا زیادہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کا گرم رہنا۔ کرم شکم قبض۔ اسہال۔ پرباح۔ کھانسی۔ دمہ وغیرہ کے لئے تیر بہدف ہے۔

دودھ۔ بالائی۔ ماکھن۔ گھی۔ گوشت۔ انڈے۔ وغیرہ مرغن اور مقوی اشیاء ہضم کرنے کی لاثانی دوا ہے۔

ایک ہی ہفتہ کے استعمال کے بعد بکثرت دودھ۔ گھی روزانہ ہضم ہو جاتا ہے۔ خون صالح پیدا ہو کر چار پانچ پونڈ وزن بڑھ جاتا ہے۔

دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت اور قوت مردمی کو بدرجہ غایت بڑھاتی ہے۔ کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے۔ خوراک ۲ رتی۔ قیمت فی شیشی جس میں ایک چھٹانک دوا ہے۔ صرف دو روپے۔ محصولڈاک علاوہ

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق کی شہادت

مکرمی میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"کچھ دن گذرے میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کے لئے لی تھی۔ ان دنوں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکائت تھی۔ اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی۔ اور میرے تمام معدہ اور شکم کی تکلیف رفع ہو گئی۔ اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی مزید درخواست بھی ہے۔ کہ براہ کرم اور اکسیر معدہ عطا فرماویں مشکور رہوں گا۔ اللہ تعالےٰ آپ کے کاموں میں برکت دے آمین۔

ملنے کا پتہ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

وصیتیں

KHILAFAT LIBRARY

نمبر ۳۰۲۲: - میں حکماں معروف حاکم بی بی زوجہ رحیم بخش قوم جٹ باگڑی عمر ۳۸ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۷ رجنوری ۱۹۲۹ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائداد زیورات قیمتی ۵۰ روپیہ مہر مبلغ ۵۰ روپیہ ہے - میں اس ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں - کہ اگر میری وفات کے بعد کوئی مزید جائداد ثابت ہو - تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی - العبد حاکم بی بی موصیہ - گواہ شد غلام محمد بلیشنر قادیان بقلم خود - گواہ شد میاں احمد ولد الٰہی بخش راجپوت ساکن تلونڈی جھنگلاں -

نمبر ۳۰۲۶: - میں صغریٰ خانم زوجہ منشی تصدق حسین صاحب پٹھان - عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۱۳ء ساکن ہوجن ضلع شاہپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری جائداد مہر ۵۰۰ روپیہ ہے اور ماہوار آمد ۳۸ روپیہ تنخواہ مقرر ہے - اندازاً ۱۰ ماہوار بالائی آمد ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی - فقط المرقوم ۳۰ دسمبر ۱۹۲۸ء - العبد صغریٰ خانم حال وارد قادیان - تصدق حسین بقلم خود حال وارد قادیان - گواہ شد غلام رسول ٹیچر نارمل سکول لالہ موسیٰ حال وارد قادیان -

نمبر ۳۰۲۹: - میں گل محمد ولد علی محمد قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۱۴ء ساکن چکوال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۳/۲۹-۱ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے - ایک مکان سکنی قلعہ گنگ - ضلع کامل پور پختہ و خام ۶ مرلہ قیمتی ۶۰۰ سو روپیہ - ایک مکان چکوال اندازاً ۹ مرلہ عمارت پختہ یک منزلہ قیمتی ۴۰۰۰ ہزار روپیہ اور ماہوار تنخواہ ۷۵ روپیہ ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اور بوقت وفات جو میری جائداد ثابت ہو - اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی - اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کر دوں - تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا - فقط ۳/۲۹-۱ العبد گل محمد ساکن چکوال حال ملازم خوشاب بمقام خوشاب بقلم خود نیز حال وارد قادیان گواہ شد بقلم خود شیخ غلام نبی احمدی چکوال حال وارد قادیان - گواہ شد بشیر احمد احمدی گولیکی حال وارد قادیان

نمبر ۲۷۲۱: - میں محمد شفیع ولد شیخ میر علی ککے زئی عمر ۴۰ سال ساکن دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ر نومبر ۱۹۲۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے - ماہوار آمدنیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا میرے مرنے کے وقت جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی - فقط المرقوم ۱۹ ر نومبر ۱۹۲۷ء - العبد خاکسار محمد شفیع احمدی پٹواری - دھرم کوٹ رندھاوا بقلم خود - گواہ شد سلطان بخش دھرم کوٹ رندھاوا بقلم خود - گواہ شد چوہدری احمد بخش احمدی ساکن دھرم کوٹ رندھاوا بقلم خود

دونو ہاتھوں میں لڈو

اس اخبار کے صفحہ اول کا مضمون بعنوان "قرآن پاک کا ہندی ترجمہ کیسے مکمل ہو سکتا ہے" ضرور ملاحظہ فرما دیں - کیونکہ اس کے پڑھنے سے اخبار نور کے نئے اور پرانے خریداروں کو تین روپیہ کی کتابیں مفت ملینگی -

نمبر: - میں مسمی سید عبد الحلیم ولد مولوی سید عبد الرحیم مرحوم کٹکی عمر ۲۴ سال ساکن سوگھڑہ ضلع کٹک (اڑیسہ) کا ہوں - بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں - میری ماہوار آمد سردست ۱۲۰ روپے ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا علاوہ بریں میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ثابت ہو - اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی - فقط المرقوم ۱۰ ر جنوری ۱۹۲۹ء عبد الحلیم گواہ شد سید اختر الدین ساکن کوسمبی پرگنہ سوگھڑہ ضلع کٹک - گواہ شد سید محمد احمد احمدی برادر موصی ساکن کوسمبی پرگنہ سوگھڑہ - نوٹ: - اس وصیت کا نفاذ یکم جنوری ۱۹۲۹ء سے ہو گا -

نمبر ۲۹۸۷: - میں اللہ دتا ولد حسن محمد قوم بٹ پیشہ دکاندار عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ر دسمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں: - میری جائداد اس وقت کوئی نہیں - اس وقت میری ماہوار آمد تقریباً تیس ۳۰ روپے ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا - میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو - اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی - فقط المرقوم ۲۵ دسمبر ۱۹۲۸ء - العبد نشان انگوٹھا اللہ دتا ولد حسن محمد از لاہور حال وارد قادیان - گواہ شد محمد عبد اللہ کلرک آرسنل فیروز پور حال وارد قادیان - گواہ شد عاجز محمد ابراہیم سیکنڈ ماسٹر ننکانہ صاحب حال وارد قادیان -

نمبر ۳۰۰۴: - میں محمد اسمٰعیل ولد غلام حسن قوم ترکھان پیشہ ترکھان عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن چک ۱۴۳ ڈاک خانہ چک ۱۴۰ تحصیل سمندری ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ ر دسمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت جائداد منقولہ نقد دو صد روپیہ ہے اس میری ماہوار آمد تقریباً ۲۴ روپے ہے - لیکن مجھے وصولی ہر ششماہی ہوتی ہے - میں تازیست اپنی ششماہی آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو - اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی - اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں - تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاوے گا - فقط المرقوم ۲۵ دسمبر ۱۹۲۸ء

العبد محمد اسمٰعیل حال وارد قادیان۔ گواہ شد محمد عبد اللہ کلرک آرسنل۔ فیروز پور حال وارد قادیان۔ گواہ شد محمد ابراہیم سکرٹری وصایا ننکانہ صاحب حال وارد قادیان

نمبر ۲۹۶۹:۔ میں قندو جان زوجہ لفٹیننٹ تاج محمد خانصاحب قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن اسمٰعیلیہ ضلع پشاور بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴ ۲؍ دسمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی ونقرئی قیمتی ایکہزار روپیہ۔ حق مہر پچاس روپیہ۔ میں اس جائداد کے ⅕ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر اس جائداد کے علاوہ کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ⅕ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے۔ منہا کردی جائے گی۔ العبد قندو جان حال وارد قادیان۔ گواہ شد لفٹیننٹ تاج محمد خاں سکنہ اسمٰعیلیہ علاقہ مردان ضلع پشاور حال وارد قادیان گواہ شد محمد حیات خاں ساکن ملتان حال وارد قادیان۔ فقط ۴ ۲؍ دسمبر ۱۹۲۸ء۔ کاتب محمد حیات خان احمدی سکنہ ملتان حال وارد قادیان۔

نمبر ۳۰۴۵:۔ میں مسماۃ جیواں بیگم بنت چوہدری نہالا خاں قوم راجپوت ساکن موضع ملّا تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵؍ مارچ ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری اسوقت موجودہ جائداد ۱۲۰؍ روپے ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ ڈنڈیاں طلائی قیمتی ۶۰ روپیہ۔ انام طلائی قیمتی مبلغ ۲۰؍ روپیہ نقد ۴۰ روپے ہیں اس کے ⅓ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز آئندہ کے لئے بھی یہ وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی اور مزید جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو تو اس کے بھی تیسرے حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ راقم بندہ چوہدری محمد شفیع خان۔ جی۔ اے گورنمنٹ ہائی سکول گورداسپور پسر جیواں بیگم موصیہ۔ العبد جیواں بیگم۔ گواہ شد غلام قادر متعلم زراعت گورداسپور۔ گواہ شد مولوی چراغ دین اول مدرس فارسی ہائی سکول گورداسپور

KHILAFAT LIBRARY

ستیارتھ پرکاش میں کانٹ چھانٹ

ہمعصر آریہ گزٹ اپنے ۲۳؍ مارچ ۱۹۲۹ء کے پرچہ میں "ستیارتھ پرکاش میں کانٹ چھانٹ" کے متعلق تحریر کرتا ہے:۔

"سوتنتر سنسکار ودھی کا چھوٹا بھائی"

"ہم اس بات کو دکھ سے محسوس کرتے ہیں۔ کہ پرتی ندھی سبھا اپنی لاپرواہی سے رشی گرنتھوں کا مضحکہ اڑاتی ہے۔ دیدا مرت کے قابل مصنف نے رشی دیانند کے ارتھوں سے بالکل نرالے ارتھ کرکے اس میں آزاد خیالی اور وسعت علمی کا ثبوت تو دیا۔ مخالفوں کے لئے ایک اور اعتراض کا باب کھول دیا۔ اس کے بعد سوتنتر سنسکار ودھی کا ظہور ہوا۔ آریہ جگت میں اس نے کافی ہل چل مچادی۔

منتری پرتی ندھی سبھا نے سوتنتر سنسکار ودھی کے مصنف کے ڈیفنس میں ایک رسمی چٹھی شائع کی۔ اب کے ہم اس بات کو افسوس سے دیکھتے ہیں کہ اردو زبان میں پرتی ندھی سبھا کا جو ستیارتھ پرکاش شائع ہوا ہے۔ اس میں کانٹ چھانٹ موجود ہے۔ بارہویں باب کے آغاز میں رشی دیانند نے جو دیباچہ لکھا ہے وہ اس اردو ستیارتھ پرکاش میں موجود نہیں ہے ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ آخر پرتی ندھی سبھا نے کس مصلحت کو سامنے رکھ کر اس دیباچہ کو حرف غلط کی طرح مٹا دیا۔ کیا ایسا کرنے کا اس کو حق ہے؟

اور کیا پرتی ندھی سبھا نے اپنے کسی سرکلر میں آریہ جگت کے سامنے اس بات کو رکھا ہے؟ ہم آریہ جگت اور پھر خاص کر ان آریہ سماجیوں سے جو پرتی ندھی سبھا کے ساتھ سمبندھ رکھتے ہیں۔ یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر اسی طرح رشی کرت گرنتھوں میں من مانی ردوبدل اور قطع وبرید ہوگی۔ تو کیا اس سے آریہ سماج کو تقویت پہنچے گی۔ یا نقصان"

"صرف یہی ترجمہ مستند ہے"

اس غلط ترجمہ کے صفحہ اول پر سب سے پہلی سطر ہے۔ "صرف یہی ترجمہ مستند ہے"

ہم حیران ہیں یہ کس نے لکھا ہے۔ اگر پرتی ندھی سبھا نے یہ "مہر اس پر ثبت کی ہے"۔ تو کیا پرتی ندھی سبھا ایسا کرسکتی ہے؟..... اگر پبلشر نے یہ "نوٹ" اپنی طرف سے جڑدیا ہے۔ تو کیا پرتی ندھی سبھا نے اس کے برخلاف ایکشن لیا ہے؟

"صرف یہی ترجمہ مستند ہے"۔ کا مطلب یہ ہے۔ کہ رشی کرت گرنتھوں کی کانٹ چھانٹ میں۔ قطع وبرید میں۔ توڑ پھوڑ میں یہ ترجمہ اپنا آپ ثانی ہے....."

احباب جماعت احمدیہ کیلئے ایک عجیب تحفہ مفت

جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے سول سرجن ہونیکی خوشی میں

جناب ڈاکٹر صاحب موصوف خاندان نبوت کے ایک محترم رکن اور سلسلہ کے قابل ترین اصحاب میں سے ہیں حال میں انکے سول سرجن ہونیکی خبر احباب الفضل میں پڑھ چکے ہونگے۔ یہ خبر سلسلہ احمدیہ کے ہر فرد کے لئے یقیناً نہایت باعث مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار فضل واحسان ہے۔ کہ اس نے ڈاکٹر صاحب محترم کو یہ اعزاز مرحمت فرمایا۔ مجھے آں محترم کے اس اعزاز سے بے انتہا خوشی ہوئی اور میں اس خوشی میں اعلان کرتا ہوں کہ ایک نہایت عجیب وحیرت انگیز تحفہ یعنی معمولی چاول پر پوری سورہ اخلاص لکھی ہوئی احباب جماعت کی خدمت میں ایک مہینے تک بالکل مفت ارسال کرونگا۔ تاکہ وہ احباب کے پاس ڈاکٹر صاحب محترم کے اس اعزاز کی ایک یادگار رہے۔ فوراً منگا لیں۔ نیز کتاب بخار دل جو ڈاکٹر صاحب محترم کی بینظیر نظموں کا نہائت دلچسپ مجموعہ ہے اور جو میں نے پچھلے دنوں شائع کیا تھا۔ اسکی بھی پچاس کاپیاں احمدیہ لائبریریوں کو مفت دینے کا اعلان کرتا ہوں جہاں جہاں احمدیہ لائبریریاں ہوں فوراً منگالیں۔ پتہ:۔ شیخ محمد اسمٰعیل پانی پت

تبلیغ کیلئے بےنظیر کتابیں

محصولڈاک بہرحال بذمہ خریدار

محصولڈاک بہرحال بذمہ خریدار

KHILAFAT LIBRARY

اگر یہ سب کتابیں اکٹھی خریدیں تو نصف قیمت ورنہ سالم

آریہ مذہب کی حقیقت

آریوں میں تبلیغ کیلئے بےنظیر کتاب جو حسب ذیل مضامین پر مشتمل ہے:- (۱) آریہ مذہب میں مکتی کا دروازہ بند (۲) آریہ مذہب کی تنگدلی (۳) مختلف مذاہب کے ہادیوں کے متعلق آریوں کی خطرناک بدزبانی - (۴) آریوں کا مسئلہ نیوگ اور انسانی غیرت - (۵) مسئلہ نیوگ اور قانون - (۶) ویدوں میں جدال و قتال کی خطرناک تعلیم (۷) کیا آرین وید الہامی ہیں - (۸) آریہ سماج کے ممبروں کی حالت - (۹) ویدوں کی اندرونی سیر - (۱۰) ویدک ایشور کے کارنامے (۱۱) تناسخ کا بودا پن (۱۲) پنڈت دیانند کا سنیاس عملی کسوٹی پر (۱۳) آرین کتب میں شدھی کا دروازہ بند (۱۴) کیا آریہ سماج مذہبی سوسائٹی ہے؟ اس کتاب میں آریوں کی کل کتابوں کا عرق نکال کر رکھ دیا گیا ہے - قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

ہندو دھرم کی حقیقت

یعنی سناتن دھرم پر ایک تنقیدی نظر - آج تک مسلمانوں کی طرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ لوگ آریوں کی نسبت اسلام کے قریب ہیں - اس لئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے - اس معرکتہ الآرا کتاب میں حسب ذیل مضامین ہیں (۱) ویدوں کی حقیقت - (۲) کیا وید الہامی ہیں (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار (۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست جگ کے اوتار (۶) ایشور مچھلی کے روپ میں (۷) ایشور کچھوے کے روپ میں - (۸) ایشور سور کے روپ میں (۹) ایشور نصف انسان نصف حیوان کے روپ میں (۱۰) تریتا جگ کے اوتار (۱۱) ایشور باونے کے روپ میں (۱۲) ایشور کلہاڑے والے کے روپ میں (۱۳) رام اوتار (۱۴) دواپر جگ کے اوتار (۱۵) کرشن اوتار (۱۶) بدھ اوتار (۱۷) ضرورت اسلام پر سوامی دیانند کی شہادت (۱۸) مذہبی رواداری اور برکات اسلام پر ہندو لیڈروں کی شہادت وغیرہ - گویا ہندوؤں کی کل کتب جو ہزارہا اوراق پر پھیلی ہوئی ہیں - اور آج تک ان کتب میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک بھی مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی - یہ ان کل کتب کا نچوڑ ہے - قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ/)

پروفیسر رام دیو کے چھ سوالوں کا جواب

مشہور آریہ اپدیشک پروفیسر رام دیو بی - اے گورنر گورو کل کانگڑی کے اسلام پر حسب ذیل چھ اعتراضات کا دندان شکن جواب (۱) قرآن مجید آنحضرت کا روزنامچہ ہے - (۲) فرشتوں کا ذکر شاعرانہ ہے - (۳) پردہ بری چیز ہے - (۴) کثرت ازدواج زناکاری ہے (۵) گوشت انسان کی قدرتی غذا نہیں ہے - (۶) قرآن مجید کی نسبت گیتا اور رامائن زیادہ پاکیزہ ہے - ان سوالوں کا جواب ایسا جامع ہے - کہ معترض کو گھر تک پہنچا دیا ہے - اور تو اور خود پروفیسر موصوف بھی اس کو پڑھ کر داد دیے بغیر نہ رہ سکے - قیمت آٹھ آنے (۸)

ستیارتھ اپدیش

یہ کتاب کس پایہ کی ہے - اس کے لئے آپ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی رائے مبارک ملاحظہ کیجیئے آپ لکھتے ہیں کہ:- "کتاب ست اپدیش میں نے پڑھی - مجھے یہ کتاب بہت پسند آئی - اس کے ختم کرتے کرتے انسان کو یقین ہو جاتا ہے کہ باوا نانک صاحب ضرور مسلمان تھے - اور دل اس امر پر مطمئن ہو جاتا ہے - کہ یہ ایک زیر بحث مسئلہ نہیں ہے - بلکہ ثابت شدہ حقیقت ہے - اللہ تعالیٰ آپ کی اس کوشش کو نیک ثمرات پیدا کرنے کا موجب بنائے - میں امید کرتا ہوں - کہ ہماری جماعت اس کتاب سے خود بھی فائدہ اٹھائیگی - اور کثرت اس کتاب کو خرید کر دوسروں میں تقسیم کریگی - دس کتابیں آپ میری طرف سے سکھوں میں تقسیم کر دیں - اور قیمت مجھ سے وصول کر لیں"۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ وہ جامع کتاب ہے - کہ جس میں ہندوؤں کے کل عقائد - وید سمرتی - پران (۲) چھوت چھات (۳) تیرتھ (۴) جنیو (۵) مورتی پوجا (۶) سوتک (۷) اوتار (۸) گئو پوجا (۹) مردے کا جلانا (۱۰) ذبیحہ یا جھٹکا (۱۱) تناسخ - (۱۲) سکھوں کے پانچ ککے - نیز گرنتھ صاحب اور حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے - کہ حضرت موصوف نے ان عقائد کی بزور تردید کی ہے - برخلاف اس کے مسلمانوں کے عقائد کے گرو صاحب دل و جان سے قائل مثلاً (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز روزہ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۴) حج کعبہ (۵) قیامت پر ایمان (۶) عقیدہ ملائکہ - (۷) قرآن مجید پر ایمان (۸) صوفیائے کرام اور حضرت باوا نانک صاحب (۹) حضرت باوا صاحب کے اقوال کا ماخذ قرآن ہے - پھر آخیر پر اس کتاب میں ایک نہایت مدلل اور مبسوط مضمون تاریخی نقطہ خیال سے درج ہے جسمیں یہ ثابت کیا گیا ہے - کہ شاہان اسلام ہمیشہ گورو صاحبان کے حامی و مددگار رہے - اور سکھ گوروؤں نے پانی جگہ اپنا پسینہ بہایا - اس کتاب پر ہندوستان کے ۲۰ چوٹی کے اخبارات نے نہایت ہی زبردست ریویو میں یہ ظاہر کیا ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے یہ ایک بےنظیر کتاب ہے - قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ مگر نور کے خریداران سے صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ لیا جائیگا

سکھ اور مسلمان

ایڈیٹر نور کا وہ لیکچر جو گذشتہ مرکزی سالانہ جلسے پر دیا گیا - اور پھر دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع کیا گیا - یہ لیکچر اس قدر مقبول عام ہوا کہ اس کا پہلا ایڈیشن جو دو ہزار چھپا تھا - ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا - صرف چند کاپیاں باقی ہیں - سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے بہترین حربہ ہے - قیمت فی کاپی (۲)

مختصر تبلیغی ٹریکٹ

قضیہ گائے پر تنقیدی نظر ۲ سکھ دھرم اور اذان ار ہندو دھرم اور سورلج اذان کا گورمکھی ترجمہ گورو کی بانی گورمکھی ار سکھ دھرم اور اللہ اکبر ار جھوک مہدی دار یہ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ تبلیغ کیلئے بہت مفید ہیں - دس سے زاید خریدار سے قضیہ گاؤ - جھوک مہدی چھ روپے - اور باقی تین روپیہ فی سینکڑہ کے حساب سے لیا جائیگا -

ملنے کا پتہ:- مینیجر اخبار نور - نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

نور اینڈ سنز کی تیر بہدف و شہرہ آفاق دوائیں

محصولڈاک ہر حال بذمہ خریدار

محصولڈاک ہر حال بذمہ خریدار

اکسیر البدن رجسٹرڈ

جملہ دماغی جسمانی اور اعصابی کمزوریوں اور عوارض کے دور کرنے کا ایک ہی علاج ہے۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اسی دوا کا کام ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ عمدہ صحت پاکر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت جس میں ساٹھ گولیاں ہیں۔ پانچروپے (صہ) محصولڈاک علاوہ

اکسیر البدن نے میری کایا پلٹ دی۔ جناب مراد بخش صاحب فلائی کور کوہاٹ چھاؤنی سے لکھتے ہیں۔ کہ:۔ ”جب سے اکسیر البدن کا استعمال شروع کیا گھٹنوں میں جو درد کی شکایت تھی۔ وہ رفع ہو گئی سستی میں کمی ہے۔ دماغ میں اٹھتے وقت جو چکر آتا تھا۔ جاتا رہا۔ دماغی کمزوری دن بدن دور ہو رہی ہے۔ پہلے درد کمر بہت رہتا تھا۔ اب دو روز سے بالکل آرام ہے۔ پیٹ میں جو گڑگڑاہٹ تھی وہ جاتی رہی۔ اب تو بھوک خوب لگتی ہے“۔ اس سے بڑھ کر اور کیا جادو اثر ہو سکتا ہے ایسی کو تو اکسیر کہتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنی پیاری صحت کی کچھ بھی قدر ہے۔ تو فی الفور اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جس سے آپ نئی زندگی حاصل کریں گے۔

KHILAFAT LIBRARY

موتی سرمہ (رجسٹرڈ)

ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑبال ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیابند غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جس پر ڈاکٹر شیفتہ اور حکما فریفتہ اور بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں۔

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ

حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور سیکرٹری بہشتی مقبرہ کی شہادت۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔ ”میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کے سرمہ سے انکی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی۔ اور انکی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور بدوں آپ کے تقاضا کے محض فائدہ عام کے لئے ان الفاظ کو اس غرض سے آپ تک پہنچاتا ہوں۔ کہ اس کو مشتہر شائع کر دیں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں“

ست سلاجیت

خون پیدا کرتی۔ قوت جسمانی کو بڑھاتی۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی ریزش کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی بدن کو فربہ۔ ہڈیوں کو مضبوط اور درد کمر کو دور کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت دیتی۔ اور درد چوٹ کو موقوف کرتی ہے۔ مرد عورت بچے بوڑھے سب کے لئے یکساں مفید اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔ قیمت فی چھٹانک ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ؏)

جناب مرزا محسن بیگ صاحب نقشہ نویس بھٹنڈہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ آپ کی ارسال کردہ ست سلاجیت بہت مفید ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیج دیجئے“

موتی دانت پوڈر (رجسٹرڈ)

ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ میلے دانت جملہ امراض کا گھر ہیں یہ پوڈر نہ صرف یہی۔ کہ آپکے دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکا کر پھولوں کی سی مہک پیدا کرے گا۔ بلکہ انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر جملہ امراض دندان۔ گوشت خورہ۔ خون یا پیپ کا آنا وغیرہ سے نجات دیگا۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصولڈاک علاوہ

مینیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شہادت۔ جناب مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے سابق مسلم مشنری امریکہ حال مینیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں۔ کہ:۔ ”میں نے یہ ”موتی دانت پوڈر“ استعمال کیا۔ بہت مفید پایا۔ علاوہ دانتوں کو سفید اور صاف رکھنے کے یہ مسوڑوں کے عوارض کے لئے بھی نہایت مفید ہے“

اکسیر معدہ

یہ کون نہیں جانتا۔ کہ کمزور معدہ انسانی زندگی کو نکما بنا دیتا ہے۔ گرمی کے موسم میں تو قریباً ہر ایک معدہ کمزور ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ درد شکم۔ اپھارہ بادگولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ بد ہضمی۔ کمی بھوک۔ ترش ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ ہیضہ پیچش۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ آنکھوں اور دماغ کی کمزوری۔ گرمی کی شدت وغیرہ کو دور کرنے کے لئے تیر بہدف ہے۔ اس کے استعمال سے مندرجہ بالا امراض سے کلی نجات ہو جاتی ہے۔ یہ دوا ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہر وقت موجود رہنی چاہئے۔ بری اور بحری سفر میں اس کا پاس رکھنا بدرجہ غایت مفید ہے۔ صحت کا مدار قوی معدہ پر ہے۔ اگر آپ کو کھانا خوب ہضم ہوتا ہے۔ وقت پر بھوک لگتی ہے۔ تو آپ کے لئے سادہ غذا بھی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں ہے۔ اگر یہ بات نہیں۔ تو پھر مرغن اور لذیذ غذائیں بھی محض وبال ہیں۔ اس لئے اگر آپ اپنے معدہ کو قوی بنا کر لطف زندگی سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہیں۔ تو آج سے اکسیر معدہ کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت ایک شیشی صرف دو روپے۔ جو کئی ماہ کیلئے کافی ہے۔ خوراک ۲ رتی۔

اکسیر جریان

اس نامراد موذی مرض سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک روگ نہیں۔ یہ اندر ہی اندر گھن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ سر میں درد۔ چہرہ زرد۔ طبیعت سرد۔ ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے دل اکتایا ہوا۔ بھوک مری ہوئی۔ غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے۔ اکسیر جریان اس نامراد مرض کا بہترین علاج ہے۔ قیمت دو روپے چار آنے محصولڈاک علاوہ

راحت بخش سفوف

یہ مجرب اور لاجواب سفوف ہے۔ جو اپنے حیرت انگیز کرشموں کی بدولت چاروں طرف سے خراج تحسین حاصل کر رہا ہے۔ کئی گھرانے خدا کے فضل اور اس کے کرشمہ مسیحائی کی بدولت اولاد کی بے بہا دولت سے مستفیض ہو چکے ہیں۔ اولاد کے خواہشمند ایک بار ضرور اسے استعمال کریں ٭

قیمت پانچ روپے محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور